ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک، یکم رمئی ۱۹۹۸ء شمارہ ۱۸
۳رمحرم ۱۴۱۸ ہجری ☆ یکم رہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

سخت تاریکی جو چہرہ زمانہ پر چھا گئی ہے یہ تب ہی دور ہو گی کہ جب دین کی حقیّت کے براہین دنیا میں بکثرت چمکیں اور اس کی صداقت کی شعائیں چاروں طرف سے چھوٹتی نظر آویں

”اے عزیزو!!اس پر آشوب زمانہ میں دین اسی سے برپا رہ سکتا ہے جو بمقابلہ زورِ طوفانِ گمراہی کے دین کی سچائی کا زور بھی دکھایا جاوے اور ان بیرونی حملوں کے جو چاروں طرف سے ہو رہے ہیں حقانیت کی قوی طاقت سے مدافعت کی جائے۔ یہ سخت تاریکی جو چہرہ زمانہ پر چھا گئی ہے یہ تب ہی دور ہو گی کہ جب دین کی حقیّت کے براہین دنیا میں بکثرت چمکیں اور اس کی صداقت کی شعائیں چاروں طرف سے چھوٹتی نظر آویں۔ اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیّت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیقِ عمیق کے اصل ماہیّت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو اور اُس حقیقت کے اصل قرارگاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے جاننے پر دلوں کی تشفی موقوف ہے۔

اے بزرگو!!!اب یہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ جو شخص بغیر اعلیٰ درجہ کے عقلی ثبوتوں کے اپنے دین کی خیر منانی چاہے تو یہ خیال محال اور طمع خام ہے۔ تم آپ ہی نظر اٹھا کر دیکھو جو کیسی طبیعتیں خود رائی اختیار کرتی جاتی ہیں اور کیسے خیالات بگڑتے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کی ترقی علومِ عقلیہ نے یہی الٹا اثر کیا ہے۔ حال کے تعلیم یافتہ لوگوں کی طبائع میں ایک عجب طرح کی آزاد منشی بڑھتی جاتی ہے اور وہ سعادت جو سادگی اور غربت اور صفا باطنی میں ہے وہ اُن کے مغرور دلوں سے بالکل جاتی رہی ہے اور جن جن خیالات کو وہ سیکھتے ہیں وہ اکثر ایسے ہیں جن سے ایک لامذہبی کے وساوس پیدا کرنے والا اُن کے دلوں پر اثر پڑتا جاتا ہے اور اکثر لوگ قبل اس کے جو ان کو کوئی مرتبہ تحقیقِ کامل کا حاصل ہو صرف جہلِ مرکّب کے غلبہ سے فلسفی طبیعت کے آدمی بنتے جاتے ہیں۔

آؤ اپنی اولاد اور اپنی قوم اور اپنے ہم وطنوں پر رحم کرو اور قبل اس کے جو وہ باطل کی طرف کھینچے جائیں ان کو حق اور راستی کی طرف کھینچ لاؤ تا تمہارا اور تمہاری ذریّت کا بھلا ہو اور تا سب کو معلوم ہو جو بمقابلہ دین اسلام کے اور سب ادیان بے حقیقت محض ہیں۔ دنیا میں خدا کا قانون قدرت یہی ہے کہ جو کوشش اور سعی اکثر حصولِ مطلب کا ذریعہ ہو جاتی ہے اور جو شخص ہاتھ پاؤں توڑ کر اور غافل ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ اکثر محروم اور بے نصیب رہتا ہے۔ سو آپ لوگ اگر دین اسلام کی حقیّت کے پھیلانے کیلئے جو فی الواقع حق ہے کوشش کریں گے تو خدا اس سعی کو ضائع نہیں کرے گا.........“۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد۱، مطبوعہ لندن، صفحہ ۶۷، ۶۸)

ساری دنیا میں جماعت کے خلاف جو مہمات چلی ہوئی ہیں وہ خالصۃً حسد کی وجہ سے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷ اپریل ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۷ اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۱۰ کی تلاوت فرمائی اور اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اہل کتاب کثرت کے ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر میں لوٹا دیں۔ ان کی یہ خواہش حسد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو خود ان کے نفوس سے اٹھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ” وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ“ میں جس تمنا کا ذکر ہے یہ آج کل جماعت احمدیہ کے حالات پر خوب چسپاں ہوتی ہے۔ اس صورت میں اہل کتاب سے مراد یہاں دوسرے مسلمان ہیں جو فخر سے دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں لیکن احمدیوں سے کہتے ہیں کہ تم اس سے باہر ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہاں لفظ ”کُفَّارًا“ نے ان کی جھوٹی منطق کا پول کھول دیا ہے۔ ان کی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ تم وہ ایمان لے آؤ جو قرآن پر حقیقی ایمان ہے۔ ان کی خواہش یہ ہے کہ تم پڑھنا بند کر دو، ان کی طرح بدیوں میں ملوث ہو جاؤ تو ان کی تمنا بھی ختم ہو جائے گی۔ ”حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِم“ نے ـ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ”ملاقات“ کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام ”ملاقات“ کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۱۱ر اپریل ۱۹۹۸ء :

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ہالینڈ کی وجہ سے آج مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے بچوں کے ساتھ کلاس لی۔ آپ نے درثمین، کلام محمود، درعدن اور کلام طاہر کے اشعار کے مجموعوں کی قدرے تفصیل بتائی۔ اکثر بچے ان مجموعوں کے مصنفین کے نام جانتے تھے۔ آج ”میں نے عیدالاضحیہ کیسے منائی“ کے عنوانات پر دو تقریریں ہوئی جو خاصی دلچسپ تھیں۔ محترم امام صاحب نے بچوں کو بتایا کہ ۱۰ر اپریل عیسائیوں کیلئے Good Friday تھا جو سال میں صرف ایک دفعہ آتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے لئے خداتعالیٰ نے تمام ۵۲ جمعے عید کیطرح قرار دئے ہیں اور گویا ہر سات دن کے بعد Good Friday آجاتا ہے۔

اتوار، ۱۲ر اپریل ۱۹۹۸ء :

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ حضور انور کی ملاقات کا دن تھا۔ آج جو پروگرام نشر کیا گیا اس میں کیے گئے سوالات و جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے :

☆......خداتعالیٰ کی صفات سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے صفت رحمانیت سے گفتگو کا آغاز فرمایا۔ پھر جنت کی نعماء کا ذکر چل پڑا اور جنت کی نعماء کے احساسات کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ جنت اور جہنم Subjective ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر آیات قرآنی کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ ہماری روح ہمارے جسم کے اندر ہی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی ہے اور کیسے۔ اسی روح میں سے مرنے کے بعد ایک اور لطیف روح ہمارے اعمال کے جسم سے پیدا ہو گی اور وہ روح خداتعالیٰ کے اوصاف سے متصف ہو گی۔ اسی طرح وہ اوصاف بھی کوئی شکل اختیار کریں گے جو آپ کے باطن کی نمائندگی کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض لوگ اس دنیا میں اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں حالانکہ جلنے کی تکلیف کو جانتے ہیں لیکن ان کے باطن کی آگ اس مادی آگ سے زیادہ دکھ دہ ہو جاتی ہے۔

☆......مغربی ممالک میں اقتصادی بحران سود کی وجہ سے ہے۔ حضور انور سے وضاحت کی درخواست ہے۔ اس سوال کے ضمن میں مختلف محفلوں میں حضور انور کے جوابات ان کالمز میں لکھے جا چکے ہیں۔ اگرچہ حضور انور نے آج کی محفل میں سائل کو تفصیلی جواب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ سود پر پلنے والی سوسائٹی اپنے مستقبل پر پل رہی ہوتی ہے۔ اور سود سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ انڈسٹری کے فروغ کے لئے صنعت کاروں کو سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے اور ان کی انڈسٹری کی پیداوار سوسائٹی کو عیش پرست بنا دیتی ہے جس کے نتیجے میں عوام کو بھی سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے۔ اس طرح ساری سوسائٹی سود پر قرض کے چکر میں پھنس جاتی ہے۔ اسی دھن میں پھر یہ صنعت کار تیسری دنیا کے غریب ممالک کا رخ کرتے ہیں اور ان کا خون چوستے ہیں جیسے آج کل سگریٹ نوشی کی عادت کا ان غریب ممالک کے باشندوں کو شکار بنایا جا رہا ہے۔

☆......صوفی ازم کے بارے میں بھی ایک سوال کیا گیا اور حضور نے اس ”ازم“ کے متعلق تفصیل سے جواب دیا

☆......برمنگھم میں تقریباً ہر دوکان پر خلافت موومنٹ کے پوسٹر چسپاں نظر آتے ہیں۔ اس پہلو سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا، یہ تحریک مسلم ممالک مثلاً ایران یا لیبیا وغیرہ کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں میں آج کل اس کا بہت چرچا ہے۔ ابھی اس خیال کو ہر دلعزیز کیا جا رہا ہے۔ امریکہ اور افریقہ میں بھی کافی چرچا ہے۔ ایک کانفرنس میں کہا گیا کہ یورپ میں ایک اتنی بڑی مسجد بنائی جائے جس میں لاکھوں مسلمان نماز ادا کر سکیں تا کہ ایک متحدہ امت بنائی جا سکے۔ لیکن اسی کانفرنس میں خدا کے کچھ ہوشمند بندے بھی تھے۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

بتایا کہ ان کی اپنی جانوں سے یہ حسد پیدا ہوتا ہے ورنہ جو کچھ پھیل رہا ہے خدا کا دین پھیل رہا ہے، حضرت محمد مصطفیٰ کا پیغام پھیل رہا ہے۔ جب پیغام سراسر نیکی اور قرآن پر مبنی ہے تو پھر ظاہر بات ہے کہ ان کا حسد بے وجہ ہے۔ ان کے اندر سے ہی ایک غضب اٹھ رہا ہے جو انہیں کھائے جا رہا ہے۔ "مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الحَقّ" کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ انہوں نے پہچان لیا ہے کہ یہ حق ہے اس لئے محض حسد کی وجہ سے یہ تمنا رکھتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا۔ وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ حق پر قائم ہیں اور دکھ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے آپ کو بہت کچھ دے گا۔ مگر ایک دکھ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی وجہ سے آتا ہے۔ ان سے بچاؤ کے لئے خاص ایمان کام آتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "جو خدا کی خاطر دکھ اٹھالیتا ہے اللہ اس کا دکھ اٹھالیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ معاندین کو جماعت کی ترقی اور پھیلاؤ پر سخت تشویش ہے اور ان کو یہ آگ لگی ہوئی ہے کہ جماعت اپنے اخلاص میں ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اور وفا کا دامن نہیں چھوڑتی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص کا مادہ نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہ مضمون ہے جس نے حسد کی راہیں کھولی ہیں۔ سورۃ البقرہ میں دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے جنہوں نے ہمارے رسول کا انکار کیا ہے وہ پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کسی قسم کی خیر و برکت نازل کی جائے۔

حضور نے فرمایا کہ آج کل ساری دنیا میں جو جماعت کے خلاف مہمات چلی ہوئی ہیں وہ خالصۃً حسد کی وجہ سے ہیں اور ان کے حسد کی وجہ سے ہم نے بڑھنا بند نہیں کرنا۔ یہ لوگ اپنے اندر کی آگ میں خود جل رہے ہیں ہم انہیں کیسے روک سکتے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور جس کو خاص نہ کرے اس کے نصیبے میں سوائے نامرادی کے کچھ نہیں لکھا جاتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی جو تعلیمات حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت میں جاری کرنا چاہتے ہیں وہ تمہاری سوسائٹی سے اٹھ چکی ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم ایسی جماعت سے انتقام لے رہے ہو جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کی باتوں پر عمل کر رہی ہے اور اس بات کا ثبوت کہ تم محمدؐ رسول اللہ کی طرف منسوب ہو ہی نہیں سکتے یہ ہے کہ تم فاسق ہو چکے ہو۔ حضور انور نے معاندین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم ایک دو ملکوں میں سمٹے ہوئے سمجھتے ہو کہ تم بڑے زور والے ہو۔ مگر کس بات پر زور ہے سوائے جھوٹ اور فسق و فجور کے۔ احمدیت کی تائید میں اور کون سا سورج چڑھتا ہوا تم دیکھنا چاہتے ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث حسد کے متعلق پیش فرمائی جس میں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو اور خشک گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

حضور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ آپس کے حسد سے بچیں۔ مجھے یہ فکر ہے کہ جماعت میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی ایسی خوبیوں پر حسد کرتے ہیں جو ان کے پاس نہیں۔ ایسے عہدوں پر حسد کرتے ہیں جو دوسروں کو عطا ہوئے مگر انہیں نصیب نہیں۔ جو آپس میں حسد کرتے ہیں ان کے لئے خطرہ ہے کہ دین سے بھی گزر جائیں۔ یہ رفتہ رفتہ سرکنے کا جو معاملہ ہے اس کے متعلق میں آپ کو متنبہ کر رہا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حسد کرنے والا اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ جماعت مومنین کا وہ نمونہ دکھائیں جو ساری دنیا میں اللہ کی وحدت کا نشان ہو۔ جو شخص کسی کی نیکی پر خوش ہونے کی بجائے تکلیف کا اظہار کرتا ہے تو یہ روحانی کوڑھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کے روحانی کوڑھ سے بچائے اور حسد کی بجائے رشک عطا فرمائے۔ رشک میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کی دوڑ ہوتی ہے۔

عرب دوستوں کو پیش کرنے کے لئے ایک بہترین تحفہ

التفسیر الکبیر (عربی) (جلد اول، دوم اور سوم)

قرآنی علوم و معارف پر مشتمل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے اور دس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی پہلی دو جلدوں کا عربی ترجمہ پہلے سے طبع شدہ ہے اور اب تیسری جلد بھی طبع ہو چکی ہے۔ پہلی دو جلدوں میں سورۃ البقرہ کی مکمل تفسیر ہے جبکہ تیسری جلد سورۃ یونس تا سورۃ ابراہیم کی تفاسیر پر مشتمل ہے۔ عربوں میں تبلیغ کے لئے نہایت اعلیٰ تحفہ ہے۔ ان کے حصول کے لئے اپنے ملک کے مرکزی مشن سے رابطہ کریں۔ جملہ ممالک کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ تفسیر کبیر جلد اول، دوم اور سوم کے لئے اپنے آرڈرز ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔

واقفینِ نو

ہم واقفینِ نو ہیں ۔ ہماری ہے چھب نئی
اٹھتی ہے دھڑکنوں سے ہمارے صدا یہی
لَبّیك يا اِمَامَنا لَبَّيك سَيِّدی

ہونٹوں پہ ہے پیام امام الزمان کا
ہم آئینہ بنیں گے شہ دوجہان کا
ہیں عشق مصطفیٰؐ میں ہمارے ہنر خفی
لَبّیك يا اِمَامَنا لَبَّيك سَيِّدی

ہم چشمۂ حیات کی جانب بلائیں گے
نورِ کلامِ پاک سے رستہ دکھائیں گے
بدلیں گے روشنی سے جہالت کی تیرگی
لَبّیك يا اِمَامَنا لَبَّيك سَيِّدی

ہیں جان و مال و آبرو اِسلام کے لئے
ہم وقف ہو چکے ہیں اِسی کام کے لئے
جہد و عمل سے اپنی عبارت ہے زندگی
لَبّیك يا اِمَامَنا لَبَّيك سَيِّدی

تعبیر ہیں ہم اہلِ محبّت کے خواب کی
تقدیر ہیں ہم آتے ہوئے اِنقلاب کی
ہم ہیں نویدِ امن وسکوں۔ راحت و خوشی
لَبّیك يا اِمَامَنا لَبَّيك سَيِّدی

(جلیل الرحمن جمیل۔ ہالینڈ)

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

انہوں نے کہا کہ امام کا تقرر کون کرے گا۔ کیا جس نے سب سے زیادہ پیسہ خرچ کیا ہے؟ اور پھر امام کن میں سے ہوگا؟ غرض ان کی یہ کانفرنس ناکام رہی اور کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اسی ضمن میں ومبلے میں ایک جلسے کے انعقاد اور اس کی ناکامی کی تفصیلات بھی حضور نے بیان فرمائیں۔

☆...... روح کی قوتوں اور اس کے تجربات سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا پیرا سائیکالوجی میں OBE کے تحت مختلف سائنس دانوں کی تحقیقات ان تجربات کو ٹھیک بتاتی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ روح جسم کو چھوڑ دیتی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی روح میں بعض ایسی طاقتیں ہیں جن کو ابھی تک ناپا نہیں جا سکا اور انسانی سمجھ سے باہر ہیں۔ سائل، جو ایک انگریز نو احمدی واقف زندگی نوجوان ہیں انہوں نے اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ایسے تجربات سائنسی طور پر بھی ریکارڈ کئے گئے ہیں۔

سوموار، ۱۳/ اپریل ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ۲۵/ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۷۱ نشر مکرر کے طور پر ٹرانسمٹ کی گئی۔

منگل و بدھ۔ ۱۴/ و ۱۵/ اپریل ۱۹۹۸ء:

حضور انور ایدہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کلاسز نمبر ۶۱ اور ۶۲ براڈکاسٹ کی گئیں۔

جمعرات ۱۶/ اپریل ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کے ساتھ پہلے سے ریکارڈ شدہ ایک ہومیو پیتھی کلاس نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۱۷/ اپریل ۱۹۹۸ء:

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جو ۹/ نومبر ۱۹۹۶ء کو فرانس میں فرانس کے جلسہ سالانہ پر براڈکاسٹ کی گئی تھی نشر مکرر کے طور پر ٹرانسمٹ کی گئی۔ اس کا فرنچ ترجمہ نو احمدی خاتون سلیمہ صاحبہ نے کیا۔

(امتہ المجید چوہدری)

معاہداتِ نبویؐ پر ایک نئی تصنیف اور ضروری وضاحت

(دوست محمد شاہد- مؤرخ احمدیت)

تاریخ مذاہب کے انقلابی دور کا آغاز ۲۴ر رمضان مطابق ۲۰ر اگست ۶۱۰ء سے ہوتا ہے جب کہ جبریل امین غار حرا میں امام الاصفیاء خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن کریم کی پہلی وحی لے کر نازل ہوئے۔ بعثت نبویؐ سے لے کر آج تک آنحضرت ﷺ کی سیرت سے متعلق بے شمار کتابیں لکھی گئیں۔ آنحضورؐ کے سیرت نگاروں میں مسلمان مؤرخین ہی نہیں ہندو، سکھ بلکہ مغربی سکالرز بھی بکثرت شامل ہیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر مارگولیس (Maroglιouth) اپنی کتاب "محمد" (Muham-mad) کے دیباچہ میں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"The biographers of the Prophet Muhammad form a long series it is impossible to end but in which it would be honourable to find a place."

یعنی محمد کے سوانح نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل عزت ہے۔

ریورنڈ باسورتھ سمتھ ایم۔اے۔ (Rev. Bosworth Smith,M.A.) فیلو آف ٹرینٹی کالج آکسفورڈ نے فروری ۱۸۷۴ء میں ایک لیکچر کے دوران دیگر تمام بانیان مذاہب کے مقابل سیرت نبوی کی منفرد اور ممتاز شان پر روشنی ڈالتے ہوئے تسلیم کیا کہ :

"But in Muhammadanism every thing is different; here instead of the shadowy and the mysterious we have history. We know as much of Muhammad as we do even of Luther and Milton. The mythical, the legendary, the supernatural is almost wanting in the original Arab authorities, or at all events can easily distinguished from what is historical, nobody here is the dupe of himself or of others;there is the full light of day upon all that light can ever reach at all."

(Muhammad and Muhammadanism p.11-12 ,by R.Bosworth Smith, Sind Sagar Academy Chowk Minar Anarkali Lahore)

ترجمہ : لیکن اسلام میں ہر چیز ممتاز ہے۔ یہاں دھندلا پن اور راز نہیں ہے۔ ہم تاریخ رکھتے ہیں۔ ہم محمدؐ کے متعلق اس قدر جانتے ہیں جس قدر لوتھر اور ملٹن کے متعلق جانتے ہیں۔ میتھالوجی فرضی افسانے اور مافوق الفطرت واقعات ابتدائی عربی مصنفین میں نہیں۔ یا اگر ہیں تو وہ آسانی سے تاریخی واقعات سے الگ کئے جا سکتے ہیں۔ کوئی شخص یہاں نہ خود کو دھوکہ دے سکتا ہے اور نہ دوسرے کو۔ یہاں پورے دن کی روشنی ہے جو ہر چیز پر پڑ رہی ہے۔ اور ہر ایک تک وہ پہنچ سکتی ہے۔

رسول کائنات ﷺ کی سیرت نگاری کے لاتعداد پہلوؤں میں سے ایک نہایت اہم پہلو معاہدات نبویؐ ہیں جو تاریخ اسلام کا زریں باب ہیں اور ان سے نہ صرف آنحضرت ﷺ کے عالمگیر نبی ہونے کی ایک قطعی شہادت ملتی ہے بلکہ آپ کے رحمةٌ للعالمین ہونے اور آزادی فکر اور مذہبی رواداری کے علمبردار ہونے کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ اس ایمان افروز موضوع پر متقدمین میں سے مؤرخ اسلام عبدالمالک بن ہشام نے سیرت ابن ہشام میں، محمد بن سعد نے طبقات کبیر میں، علامہ ابن یحیٰ بن جابر بلاذری نے فتوح البلدان میں، علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اور علامہ ابن جریر طبری نے اپنی کتاب تاریخ الرسل والملوک میں نہایت قیمتی مواد جمع کر دیا ہے۔

متاخرین میں سے مشہور مسلم سکالر ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی مقیم پیرس کی کتاب "الوثائق السیاسیة فی العهد النبوی والخلافة الراشدة" عہد نبوی کی دستاویزات کا شاندار مجموعہ ہے جو مارچ ۱۹۴۲ء میں پہلی بار مصر سے شائع ہوئی اور اس کا ترجمہ 'سیاسی وثیقہ جات' کے نام سے مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۶۰ء میں شائع کیا ہے اس مجموعہ میں آنحضرت ﷺ کا وہ وثیقہ بھی شامل ہے جو آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مجوسی بھائی مہدی فروح ابن شخسان اور ان کے اقارب کے نام جاری فرمایا۔ یہ فرمان حضرت علیؓ ابن طالب کے قلم سے سرخ رنگ کے چمڑے میں لکھا ہوا تھا جسے پہلی مرتبہ مجوسی ہند بمبئی کے لیڈر جمشید جیتجی بھائی نیت نے ۱۸۵۱ء میں شائع کیا۔

پروفیسر محمد حمید اللہ کے علاوہ مولانا سید محبوب رضوی کی کتاب "مکتوبات نبوی" بھی نہایت درجہ قابل قدر ہے جو ۱۹۷۵ء میں ادارہ اسلامیات لاہور نے شائع کی ہے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین نے اپنی کتاب "Extracts from the Holy Quran and authentic traditions , 11th edition. Oxford street , Secunderabad ,Deccan, India. میں جماعت احمدیہ کے انگریزی اخبار سن رائز لاہور کے حوالہ سے یہود مدینہ، نجران کے عیسائیوں اور حضرت سلمان فارسی کے بھائی کے نام معاہدات نبوی کا انگریزی ترجمہ شائع کر کے ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔

اس سلسلہ میں ستمبر ۱۹۹۵ء میں بمبئی سے ایک انگریزی کتاب (Ahd-Namaha) بھی چھپی ہے جو مٹھو کورلاوالا (Mithoo Coorlawala) نے مرتب کی ہے۔

یہ کتاب نفیس کاغذ پر طبع ہوئی ہے اور ۷۳ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں فاضل مؤلف نے آنحضرت ﷺ اور خلفاء نبوی کے آٹھ تاریخی معاہدات کا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے۔ کتاب میں درج شدہ معاہدات کے ماخذ حسب ذیل ہیں :

☆......(۱) عہد نامہ مطبوعہ بمبئی ۱۹۲۳ء (مترجم انگریزی (G.K.Nariman)

☆......(۲) Extracts from the Holy Quran, Secunderabad 1971 p.511-512.(مؤلف حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب)

☆......(۳) معجم البلدان (علامہ البلاذری) The Preaching of Islam" London 1896 (by T.W.Arnold)

کتاب میں مندرج ہدایات سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ آزادی ضمیر کے بے مثال علمبردار اور مذاہب عالم میں اتحاد اور رواداری کے عالمگیر سفیر ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے سن ۴ ہجری (۶۲۵-۲۶ء) میں سینٹ کیتھرائن متصل کوہ سینا کے راہبوں اور تمام عیسائیوں کو ایک امان نامہ عطا فرمایا تھا۔ مشہور مؤرخ ایڈ منڈاولی اپنی کتاب جنگ روس وروم جلد اول صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷ پر لکھتا ہے کہ یہ ایک نہایت وقیع اور عظیم الشان پروانہ آزادی ہے اور دنیا کی تاریخ میں اعلیٰ درجہ کی مساوات حقوق کی ایک قابل وقعت شریفانہ یادگار ہے۔ (اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام مؤلفہ مولوی چراغ علی بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ ۴۳ مؤلفہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب ناشر مکتبہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بمبئی سے چھپنے والی نئی کتاب کے مختصر تعارف کے بعد آخر میں ایک وضاحت نہایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کتاب کے صفحہ ۴۶ کے حاشیہ میں خواجہ کمال الدین صاحب بانی ووکنگ مشن (برطانیہ) کی کتاب "Islam & Zorastrianism" مطبوعہ لندن ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۸ سے حسب ذیل اقتباس لیا گیا ہے :

"Hazrat Muhammad sang the same praises of Ahura and reproduced the same wise sayings of Mazda in the shape of the Quran"

یہ اقتباس گو اصل الفاظ کے معمولی تصرف سے نقل ہوا ہے تاہم اس کی روح اور معانی کو برقرار رکھتے ہوئے اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ معاذاللہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم قرآن مجید کے الفاظ کے بارے میں سرسید مرحوم کے اس نظریہ کے معتقد تھے کہ ؎

زجبریل امیں قرآں بہ پیغامے نمے خواہم
ہمہ گفتار معشوق است قرآنے کہ من دارم

ذیل میں مندرجہ بالا اقتباس کا اگلا حصہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے جس سے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی پہلی عبارت کے حقیقی مفہوم پر روشنی پڑتی ہے۔ جناب خواجہ صاحب مرحوم آیت قرآنی "رَسُولٌ مِنَ اللّٰهِ يَتْلُوا صُحُفاً مُطَهَّرَة......" البینہ : ۳) کا ترجمہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :

As the following words declare:

.......An apostle from Allah reciting pure pages wherein are all the right books.

It means that the Quran reproduces all those truths which had previously been revealed for the guidance of man. It contains all the good given in other sacred books, but freed from all the errors that crept into them. No one can deny the truth of these verses.Errors have admittedly crept into the literature of old religions, nor can any level-headed person deny the necessity of their reproduction,purged of all those accretions and subtractions, for which the human hand is to blame in corrupting their sacred nature? If you accept Zoroaster, you must accept Muhammad."

خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں جیسا کہ (قرآن مجید کے) مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک رسول (آیا ہے) جو وہ خالص تعلیم پڑھ کر سناتا ہے جو پہلی سچی کتب میں موجود ہے۔ (البینہ آیت ۳)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم دوبارہ وہ سچائیاں پیش کرتا ہے جو پہلے سے بنی نوع انسان کے لئے وحی کی گئی تھیں۔ وہ تمام اچھائیاں جو پہلی کتب میں پائی جاتی تھیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مگر قرآن نے اُن غلطیوں سے آزاد کر دیا ہے یا پاک کر دیا ہے جو ان کے اندر داخل ہو گئی تھیں ان آیات کی سچائی سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔

گزشتہ مذاہب کی (آسمانی) کتب میں داخل غلطیاں تسلیم شدہ ہیں اور ان سچائیوں کو کوئی وقیع العقل انسان دوبارہ لانے کی ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا جس کے اندر الحاق اور اضافے داخل کر دئے گئے تھے۔ کیونکہ ان کے حقیقی تقدس میں دخل اندازی کی ذمہ داری انسانی ہاتھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے اگر آپ حضرت زرتشتؑ پر ایمان لاتے ہیں تو لازماً محمد ﷺ کو بھی قبول کرنا چاہئے۔ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اُس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے

سعودی ترجمہ قرآن میں

معنوی تحریف

(ہادی علی چودھری)

قسط دوم

چوتھی آیت

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا. (الاحزاب آیت ۴۰)

Muhammad is not The father of any of your men but (he is) The Messanger of Allah, And the Seal of the Prophets. And Allah has full knowledge Of all things.

اس آیت کے تحت حسب ذیل نوٹ دیا گیا ہے :

3731. When a document is sealed, it is complete and there can be no further addition. The holy Prophet Muhammad closed the long line of Messengers. Allah's teachings is and will always be continuous, but there has been and will be no prophet after Muhammad. The later ages will want thinkers and reformers,not prophets. This is not an arbitrary matter. It is a decree full of knowledge and wisdom: "for Allah has full knowledge of all things."

سعودی مترجمین نے یہ تشریحی نوٹ اس لئے لکھا ہے کہ کسی طرح خدا تعالیٰ کے سامنے قرآن کریم کو ڈھال بنا کر اس کی اوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے عدم ایمان کو درست قرار دے سکیں۔ کیونکہ ان کا مزعومہ مسیح تو آسمان سے اترنے سے رہا اور حقیقی موعود مسیح کو قبول نہ کرنے کے لئے انہوں نے ویسے ہی جواز تراش لئے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والے یہود نے تراشے تھے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مسیح کو قبول نہ کرنے کی یہی وجہ ہے اور یہی ہمارے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک حجت ہے کہ ہمیں نبیوں کی معرفت خبر دی گئی تھی کہ وہ مسیح جس کا کتابوں میں ذکر ہے، ہرگز نہیں آئے گا جب تک اس سے پہلے ایلیا جو آسمان پر گیا تھا دنیا میں نہ آئے۔ چنانچہ ہم قیامت کے دن ملاکی نبی کی کتاب اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیں گے کہ تو نے ایلیا نہ بھیجا لہٰذا ہم نے عیسیٰؑ کو قبول نہ کیا اس لئے ہم ہرگز جوابدہ نہیں۔

بعینہ یہ مذکورہ بالا تشریحی نوٹ نمبر ۳۷۳۱ گمراہ کن ہے اور تمرّد کا شاہکار ہے۔ جو دنیا کو صادق و مصدوق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں پر ایمان لانے سے روکنے والا ہے۔

اگر آنحضرت ﷺ نے انبیاء کی لمبی لائن کو سیل (Seal) کر دیا ہے تو سعودی ترجمہ قرآن میں سے ان آیات کے سعودی ترجمہ و تشریح سے، جن کو گزشتہ صفحات میں زیر بحث لایا گیا ہے، بقول ان کے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسد عنصری خدا تعالیٰ کے پاس زندہ موجود ہیں اور یہ کہ یہ عمومی طور پر مسلمانوں کا تسلیم شدہ نظریہ ہے۔ پس اگر وہ زندہ ہیں تو یہ واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ انہیں سیل (Seal) نہیں کر سکے۔ وہ لازماً اس سیل (Seal) سے باہر رہ گئے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ وہ زندہ ہی سیل (Seal) کر دئے گئے ہوں۔ لیکن یہ بات تو قطعی ہے کہ وہ دنیا میں تشریف لائیں گے اس لئے لازماً وہ اس سیل کو توڑیں گے۔

پس سعودی مہر کی سیل (Seal) کی فلاسفی بھی نرالی ہے کہ ایک ڈاکومنٹ (Sealed) ہونے کے باوجود Sealed نہ ہو یا ٹوٹنے پر بھی وہ sealed ہی کہلاتا رہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ پہلے سے ظاہر ہونے والے ایک نبی ہیں جو بعد میں آئیں گے تو پھر صورتحال یہ بنتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ پہلے نبیوں کو سیل یعنی بند نہیں کر سکے۔ اسی طرح آپؐ بعد میں آنے والے کو بھی سیل نہ کر سکے کیونکہ آپؐ کے بعد عیسیٰؑ کی آمد کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ الغرض جو نبی آنحضرت ﷺ سے پہلے کا ہو اور Complete اور Sealed Document سے نکل کر آپؐ کے بعد آ جائے وہ اس سیل کو نہ سلامت رہنے دیتا ہے نہ مکمل۔ پھر سعودی مترجمین کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں کہ قرآن کریم کے مفہوم اور معانی پر دست درازی کرنے لگے ہیں۔ پس اس زیر بحث آیت کے تحت تشریحی نوٹ نہ صرف جھوٹا ہے بلکہ گمراہی کا پلندہ بھی ہے جس کی آنحضرت ﷺ کی اظہر من الشمس پیشگوئیاں دھجیاں بکھیر رہی ہیں۔

یہ بحث اس کے علاوہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو سعودی ترجمہ وفات یافتہ قرار نہیں دیتا اپنی دوسری بعثت کے لحاظ سے بھی اور پھر اس کے بعد وفات کے لحاظ سے بھی وہی آخری نبی ثابت ہونگے نہ کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ کیا ایسا عقیدہ گستاخیٔ رسول کے مترادف نہیں۔

اس کے علاوہ سعودی مترجمین نے یہ نوٹ تو تحریر کر دیا ہے کہ :

"There has been and will be no Prophet after Muhammad. The later ages will want thinkers and reformers, not Prophets........."(Note No 3731)

یعنی حضرت محمد رسول اللہؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ بعد کے ادوار کو صرف مفکرین اور مصلحین کی ضرورت ہوگی نبیوں کی نہیں۔

لیکن مترجمین یہ بھول گئے کہ قرآن کریم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی نبوت کو ایسا قوی تحفظ دیتا ہے اور ایسا دائمی تحفظ دیتا ہے کہ کسی کی مجال نہیں کہ اس کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھ سکے۔ قرآن کریم کی محکم آیات انہیں اللہ کا نبی قرار دیتی ہیں اور خود ان کا دائمی اعلان قرآن کریم کے ذریعہ گونج رہا ہے کہ :

اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا (مریم : ۳۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

کیا سعودی مترجمینِ قرآن ان آیات الٰہیہ قرآنیہ میں بھی تحریف و تبدیلی کرنے کے مجاز ہیں ؟؟؟

پس سعودی ترجمہ قرآن میں مذکورہ بالا آیات کا غلط ترجمہ و تشریحات کا ایسا سحر جاری کیا گیا ہے جس کو پارہ پارہ کرنا سچائی کا علَم اٹھانے کے مترادف ہے۔ اور۔ آج یہ علَم جماعت احمدیہ نے اٹھایا ہے جسے سعودی عربی مفتی، عالم، محقق و غیر ہم جھکانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس علَم کو جماعت احمدیہ نے قرآن کریم، احادیث نبویہؐ، امت کے آئمہ سلف کے فرمودات، عصر حاضر کے عرب مفتیان و علماء کی تحریروں اور لغت عرب کی اجتماعی طاقت کے ساتھ حق کے عصا پر اٹھایا ہے۔

ذیل میں ہم بہت سے ائمہ و بزرگان امت اور لغت عربی اور مختلف مفسرین اور دیگر علماء عصر حاضر کے حوالوں میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں اور صرف ان کی کتب کی نشاندہی پر اکتفا کرتے ہیں جو وفات مسیح کے قائل ہیں :۔

☆......رئیس المحدثین حضرت ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تحریر کرتے ہوئے اس پر صاد فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں : قالَ ابنُ عَبّاسٍؓ مُتَوَفِّیكَ مُمِیْتُكَ

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ المائدہ۔ باب قوله ما جَعَلَ اللهُ من بحيرة...... الخ)

☆......شیخ الازہر مفتیٔ مصر شیخ الاسلام، الامام الاکبر علامہ محمود شلتوت تحریر فرماتے ہیں :

"و من حق كلمة "توفيتنى" فى الآية ان تحمل هذا المعنى المتبادر و هو الاماتة العادية التى يعرفها الناس و يدركها من اللفظ والسياق الناطقون بالضاد و اذ ن فى الآية لو لم يتصل بها غيرها فى تقرير نهاية عيسىٰ مع قومه لما كان هناك مبررٌ للقول بان عيسى حيٌّ لم يمت"

(الفتاوىٰ، لامام الاكبر محمود شلتوت ـ مطبوعه الازهر مصر ۱۹۵۹ء)

ترجمہ : آیت کریمہ میں لفظ توفیتنی کا حق ہے کہ اس سے وہی متبادر معنی مراد لئے جائیں جیسے سب لوگ سمجھتے ہیں اور جیسے اس لفظ اور اس کے سیاق و سباق سے سب عربی بولنے والے جانتے ہیں یعنی معروف موت۔ اندریں صورت جب تک اس آیت کے ساتھ کوئی اور چیز شامل کر کے مسیح کا اپنی قوم کے ساتھ اور انجام متعین نہ کیا جائے اس آیت کی رو سے یہ کہنے کی گنجائش نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور ابھی فوت نہیں ہوئے۔

☆......مفسر قرآن، تاج الاسلام امام محمود بن عمر الزمخشری اپنی مایہ ناز تصنیف 'تفسیر الکشاف' میں "متوفيك" کے یہ معنے تحریر فرماتے ہیں :

(اِنّی مُتَوفِّيكَ) اَى ......مُمِيتُكَ حَتْفَ اَنْفِكَ.

(تفسیر الکشاف۔ الجزء الاول۔ زیر آیت انی متوفیك ورافعك الی)

☆......"الوفاة: المَوتُ وَ تُوُفِّیَ فُلَانٌ وَ توَفَّاهُ اللّٰه اِذَا قَبَضَ نَفْسَهُ وَفِی الصِّحَاحِ اِذَا قَبَضَ رُوحَهُ"

(لسان العرب۔ زیر لفظ الوفاة۔ مطبوعہ الموسسة المصریہ العامة للتالیف والانباء والنشر)

ترجمہ : وفات کے معنی موت ہیں اور 'فلاں کی توفی کی گئی' اور 'اللہ تعالیٰ نے اس کی توفی کی' تب کہتے ہیں جب وہ اس کی جان قبض کرے اور صحاح میں ہے کہ وہ اس کی روح قبض کرے۔

مزید تفصیلات کیلئے حسب ذیل کتب ملاحظہ کریں :۔

الصحیح البخاری۔ امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل
مجمع بحار الانوار۔ مولانا الشیخ محمد طاہر
المحلّی۔ امام الحافظ ابو محمد علی بن حزم الاندلسی
مجمع البیان فی تفسیر القرآن۔ الشیخ ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی
الکشاف۔ تاج الاسلام علامہ محمود بن عمر الزمخشری
تفسیر الخازن۔ الامام العلامہ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی۔
تفسیر القرآن الحکیم۔ الاستاذ العلامہ السید محمد رشید رضا
تفسیر المراغی۔ استاذ الشریعۃ الاسلامیہ واللغۃ العربیہ احمد مصطفیٰ المراغی۔
قصص الانبیاء۔ عبدالوہاب النجّار
الیواقیت والجواہر۔ الامام العارف الربانی سید عبدالوہاب الشعرانی۔
تفسیر القرآن العظیم لامام الجلیل ابوالفداء اسمٰعیل بن کثیر
مدارج السالکین۔ الامام ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم الجوزی
کنز العمال۔ العلامہ علاؤ الدین علی المتقی
المواہب اللدنیہ۔ خاتمۃ المحققین احمد بن محمد بن ابی بکر القسطلانی
اسباب النزول۔ علامہ ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیشاپوری
مختصر سیرۃ الرسولؐ۔ شیخ الاسلام، مجدد القرن الثانی عشر محمد بن عبدالوہاب
الطبقات الکبریٰ۔ الامام محمد ابن سعد
التفسیر الکبیر۔ الامام فخر الدین رازی
تفسیر القرآن الکریم۔ الشیخ الاکبر العلامہ محی الدین ابن العربی
زاد المعاد۔ الامام ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم الجوزی
الفتاویٰ۔ الامام الاکبر محمود شلتوت
مقارنۃ الادیان۔ الدکتور احمد شلبی
لسان العرب۔ علامہ جمال الدین محمد بن مکرم الانصاری
ما ثبت بالسنۃ۔ فخر المتاخرین الشیخ عبدالحق دہلوی
کتاب الصافی۔ العارف المحقق محمد بن المرتضیٰ الملقب بالفیض الکاشانی
المفردات۔ الامام ابو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی
البحر المحیط۔ الامام ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیّان الاندلسی
الجامع الصغیر۔ الامام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی
سنن ابی داؤد۔ الامام الحافظ ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی
الصحیح المسلم۔ الامام مسلم ابو الحسن
الفتوحات المکیہ۔ الشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی

خطبہ جمعہ

فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۳ امان ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿و من اراد الآخرة و سعى لها سعيها و هو مؤمن فاولٰئك كان سعيهم مشكوراً.

كلاً نمد هٰؤلآء و هٰؤلآء من عطآء ربك. وما كان عطآء ربك محظوراً﴾

(بنی اسرائیل آیت ۲۰،۲۱)

یہ آیات ہیں جن کی میں نے گزشتہ خطبے میں اور اس سے پہلے بھی تلاوت کی تھی اور انہی کے تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کر رہا تھا جبکہ وقت ختم ہو گیا۔ اب وہیں سے میں اس مضمون کو اٹھا رہا ہوں اور دوبارہ ان آیات کی کسی تفسیر یا تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہو ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے وہ پیار کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ"۔

جہاں تک مجھے یاد ہے اس مضمون کو بھی میں پہلے بیان کر چکا ہوں مگر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جو نشان ڈالا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبارت غالباً نہیں پڑھی گئی مگر یہ مضمون بیان ہو چکا ہے اس لئے اس مضمون کو اس عبارت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے کی بجائے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اور اقتباسات آج آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں :

"اے دوستو! اس اصول کو محکم پکڑو۔ ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں"۔

یہ ایک ایسی قطعی حقیقت ہے جس کو انسان ہر روز اپنی زندگی میں اپنے نفس میں ڈوب کر معلوم کر سکتا ہے لیکن اتنی ظاہر و باہر حقیقت بھی ان کو معلوم نہیں ہے کہ جب بھی انسان اپنے طیش یا جذبات کا غلام بنتا ہے تو عقل گدلی ہو جاتی ہے اور حقیقی عقل اس وقت نصیب ہوتی ہے جب انسان اپنے جذبات اور غصوں سے نجات پا کر ان سے بالا ہو جاتا ہے۔ غصوں اور جذبات سے نجات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غصہ آئے ہی نہیں یا جذبات پیدا ہی نہ ہوں۔ اگر غصے اور جذبات کو انسانی معاملات میں سے نکال دیا جائے تو انسانی معاملات چلتے چلتے ٹھہر جائیں گے کیونکہ جذبات میں تمام محبتیں شامل ہیں اور غصے میں بہت سی چیزوں کے دفاع شامل ہیں۔ اگر غصہ دل میں پیدا نہ ہو تو انسان کے دل میں دفاع کا خیال ہی نہیں اٹھتا۔ اس لئے یہ مطلب نہ سمجھیں کہ غصے اور جذبات کو اس طرح دل سے نکال پھینکیں کہ مٹی کا مادھو بن جائیں۔ نہ غصہ آئے، نہ جذبات اٹھیں، نہ زندگی کا کاروبار چلے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کو اگر غور سے سمجھیں تو پھر آپ صحیح نتیجہ نکال سکیں گے۔

جب بھی غصے اور جذبات کے آپ تابع ہوتے ہیں اور اس وقت ایک فیصلہ کر لیتے ہیں جو ان جذبات کے تابع ہوتا ہے اس کے نتیجے میں، فوری فیصلے کے نتیجے میں ہمیشہ بے عقلی پیدا ہوتی ہے اور معاملات گدلا جاتے ہیں۔ پس اصل تعلیم یہ ہے کہ جب بھی غصہ پیدا ہو یا جذبات اٹھیں تو فوری قدم سے باز رہیں۔ یہی نصیحت ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جس میں فرمایا گیا ہے کہ جب بھی غصہ آئے تو پانی پی لو۔ اب پانی پینے کے درمیان اور غصے کے درمیان وقفہ پڑ جائے گا اگر پھر بھی زائل نہ ہو تو لیٹ جاؤ۔ تو وہ حدیث تفصیلی الفاظ میں تو اس وقت مجھے یاد نہیں لیکن مضمون یہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ اس حدیث کی حکمت یہ ہے کہ جذبات یا غصوں کے نتیجے میں فوری عمل نہ کیا کرو، ٹھہر جایا کرو، دل پر غور کیا کرو۔ یہ ہے وقفہ جو فراست پیدا کرتا ہے اس وقفے کے بغیر فراست پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

پس اپنے روزمرہ کے دستور کو اس زریں نصیحت کے تابع کر لو کہ جب بھی کسی بات کی خواہش دل میں پیدا ہو، نظر اگر بکھر جائے اور اس کے نتیجے میں جذبات پیدا ہوں، کوئی بھی کیفیت ہو اور کسی وجہ سے کسی سے تکلیف پہنچے اور غصہ پیدا ہو تو ان کے صحیح رد عمل کی تلاش کرو۔ جو پہلا پیغام ہے وہ غلط ہوگا۔ اس پیغام پر کان نہ دھرو۔ اتنا وقفہ لو جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت سے ظاہر ہے۔ پھر جب غور کرو گے تو عقل میں ایک نئی چمک پیدا ہو جائے گی اور معرفت نصیب ہوگی۔ یہ مضمون ہے جس کو مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اس اصول کو محکم پکڑو۔

"ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے"۔ یہ نرمی سے پیش آنا اس غور و خوض کے بعد کی نرمی ہے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں ورنہ جہاں عقل کا تقاضا یہ تھا کہ کسی قوم سے سختی سے پیش آیا جائے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سختی سے بھی پیش آئے۔ تو اگر آپ اس عبارت کو نہیں سمجھیں گے تو آپ جہاں سختی کی ضرورت ہے وہاں سختی سے باز آجائیں گے حالانکہ مقتضائے حال کو پورا کرنا ہی فصاحت و بلاغت ہے۔ یعنی جو بھی صورت حال کا تقاضا ہو اس کا صحیح جواب، یہ آپ کو فصیح و بلیغ بنائے گا، اس سے آپ کی عقل روشن ہوگی، اس سے آپ کو معرفت نصیب ہوگی۔ تو ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں آریہ قوم کے بعض گندے حملوں کے جواب میں سختی برتی ہے وہاں گویا آپ اپنی نصیحت ہی کو بھول رہے ہیں۔ نرمی سے پیش آنے کے درمیان وہ حدیث والا وقفہ شامل ہے تدبر اور غور و فکر والا وقفہ شامل ہے۔ اس کے بعد اکثر آپ کے دل کا فتویٰ یہ ہوگا کہ ان قوموں سے نرمی برتنی چاہئے پھر جو نرمی برتیں گے وہ عقل اور معرفت کی نرمی ہوگی۔

"نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیالات پیدا ہوتے ہیں"۔ جب یہ سوچنے کا موقع ملتا ہے تو انسان گہرے معاملات میں اترتا ہے، اس کی تہہ تک پہنچتا ہے، پہچانتا ہے کہ عرفان کیا ہے اور سطحی باتیں کیا ہیں۔ "جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔ اب 'کشتی نوح' میں جس طرح کی عبارت ہے 'ہم میں سے نہیں ہے' یہ کتاب البریہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۷ سے بھی جو عبارت لی گئی ہے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں 'وہ ہم میں سے نہیں ہے'۔ مطلب یہ ہے کہ میں جس

طرح کی جماعت چاہتا ہوں وہ اس قسم کی جماعت میں شامل نہیں ہے۔

"اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے"۔ اب جہاں تک انصاف کا تقاضا ہے وہ ساتھ بیان فرمادیا۔ اگر کوئی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے۔ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو نہیں کر سکتے تو لازماً نہیں کہ وہ غلط ہوں گے مگر وہ نسبتاً ایک ادنیٰ درجہ کے ممبران جماعت احمدیہ بنیں گے جبکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو زیادہ اعلیٰ درجے پر فائز دیکھنا چاہتے ہیں۔ 'ہم میں سے نہیں' کہتے ہی ساتھ ان کی براءت بھی فرمادی۔ "اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے مگر یہ مناسب نہیں کہ سختی کے مقابل پر سختی کر کے کسی مفسدہ کو پیدا کرے"۔ بہت سی عدالتی کارروائیاں جو میرے علم میں آئی ہیں، جماعت کے اندر بھی جاری ہوتی رہتی ہیں، وہ اسی مضمون کو نہ سمجھنے یا سمجھنے کے باوجود اس پر عمل نہ کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ فرمایا "یہ تو وہ وصیت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو کر دی اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے"۔

ایک طرف اس کا بنیادی حق بھی رکھ دیا اس کو بھی کھول دیا لیکن اگر ان باتوں کو سننے کے باوجود وہ اپنے حق استعمال کرنے پر زور دیتا ہے تو مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مقصد ہے کہ اپنی وہ جماعت جو آپ کے تصور کی جماعت ہے، جو اعلیٰ درجے کے مخلصین کی جماعت ہے، جو حقیقت میں آپ کے فرمانبردار ہیں اگر اس گروہ میں داخل ہونا چاہتا ہے تو پھر اس گروہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، حق استعمال کرتا ہے تو کرے۔

"ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے"۔ اب خارج کرنے کا مضمون بھی غور طلب ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے افراد کو رسمی طور پر جماعت سے خارج نہیں کیا اس لئے آج کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں شخص یہ کرتا ہے اور فلاں شخص یہ کرتا ہے اور آپ نے اس کے جماعت سے خارج ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ کب ان لوگوں کے جماعت سے خارج ہونے کا مسیح موعود نے اعلان فرمایا تھا۔ پس یہ خارج ہونا معنوی ہے۔ یہ خارج کرنے کی کوئی رسمی کارروائی نہیں کی جبکہ کثرت سے آپ کے بیانات اور ملفوظات اور تحریرات میں جماعت میں ایسے لوگوں کے رہنے کا ذکر ملتا ہے جو اس قسم کی بیہودہ حرکتیں کرتے ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام کی دلآزاری کا موجب بنتے ہیں ان کو جماعت سے باہر کرنے کی کاروائی نہیں ہوئی۔ پھر یہاں باہر کا کیا مطلب ہے۔ وہی جو میں بیان کر رہا ہوں کہ عملاً خدا کے نزدیک وہ لوگ مسیح موعود کی پاک جماعت سے باہر شمار ہونگے اور یہ بہت بڑا ایک خطرہ ہے جو اگر انسان سمجھ جائے تو لازماً اس خطرے سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ اور لازم ہے کہ ایسا شخص اپنی اس زندگی میں اور اُس زندگی میں دونوں میں فلاح پا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ نمبر ۳ پر درج ہے۔ فرماتے ہیں: **"فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے"**۔ پس وہ لوگ تھے جن کا ذکر مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے تھے کہ ہماری جماعت میں سے نہیں اور جن جماعت کے لوگوں کو آپ مفلحین کے گروہ میں شمار ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں ان کی یہ تفصیل ہے۔ "جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو اور ترک شر اور کسب خیر" یعنی شر والی باتوں کو ترک کرنا، اس کو چھوڑ دینا اور 'کسب خیر' محنت کر کے اچھی باتوں کو کمانا۔ "دونوں مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کرلے تب جا کر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے"۔ جو معاملہ شروع میں آسان دکھائی دے رہا تھا غور کرو تو کتنا مشکل دکھائی دینے لگ گیا ہے۔

"ایمان کوئی آسان سی بات نہیں جب تک انسان مر ہی نہ جاوے تب تک کہاں ہو سکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو"۔ اب یہ مرجانا پچھلی ساری عبارات سے ظاہر ہے کہ انسان اگر موت ہی عائد کرلے اپنے پر، غصے کو کنٹرول کرے، جذبات پر قابو پالے، ہر ترک شر کرے، ہر کسب خیر کرے تو دنیا سے وہ مر گیا۔ ایک نیا وجود ظاہر ہوا ہے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے کسی اور دنیا میں زندہ ہے۔ یہ باتیں ہیں جن کو مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ "انسان مر ہی نہ جاوے تب تک کہاں ہو سکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو"۔

بدر جلد ۷ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵، ۶ سے ایک اور عبارت بھی لی گئی ہے

"جب انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات کو روک لیتا ہے تو اس کا نتیجہ دین و دنیا میں کامیابی اور عزت ہے۔ فلاح دو قسم کی ہے تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم ﷺ کرنے سے آخرت میں بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ملتا ہے"۔ یہ تو ایک ایسی قطعی حقیقت ہے کہ ہر انسان روزمرہ کی زندگی میں اس کو پرکھ سکتا ہے۔ جب بھی کسی انسان کو دکھ پہنچتا ہو، خطرات درپیش ہوں تو سوائے رسول اللہ ﷺ کی پناہ کے جو الٰہی پناہ ہے اور کوئی پناہ اس کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ جو معاملات وہ طے کرتا ہے غور کرے اور ٹھہرے اور سوچے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایسے موقعوں پر کیا تعلیم دیتے ہیں۔ وہ تعلیم اس کی حفاظت کرے گی اور اگر کوئی دکھ پہنچ بھی جائے تو اس دکھ کے بداثر سے نجات کے لئے بھی وہی تعلیم ہے جو اثر انداز ہو گی۔ مجھے کل ایک فون ملا کہ میرا بھائی، پیارا بھائی فوت ہو گیا۔ فلاں دو چھوٹے چھوٹے بچے پیچھے چھوڑ دئے۔ فلاں عزیز فوت ہو گیا، فلاں عزیز فوت ہو گیا اب میں کیا کروں۔ ان سے میں نے یہی عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کی پناہ میں آجائیں کیونکہ اس صدمے کو کم کرنے کے لئے جب تک حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کا تصور نہ باندھا جائے یہ صدمہ کم نہیں ہو سکتا بلکہ بلائے جان بن جائے گا اور بجائے اس کے کہ ان لوگوں کو آپ واپس بلا سکیں آپ کو وہاں جانا ہو گا جہاں یہ لوگ پہنچ کر خوش ہیں۔ لیکن آپ خوش نہیں ہونگے کیونکہ جو آپ نے رویہ اختیار کیا ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کے بالکل برعکس ہے۔ آپ کو کتنے بے شمار صدمے پہنچے ہیں، ہر صدمے کے موقعہ پر آپؐ اللہ کی پناہ میں آئے ہیں اور یہ پناہ اس یقین سے ملتی ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اُس دنیا میں ہم نے جانا ہی ہے۔ اس لئے ہر صدمے کے موقع پر سچا صبر اُس دنیا میں جانے کا سفر آسان کر دیتا ہے اور انسان یہاں رہتے ہوئے بھی ایک قسم کا بے تعلق ہو جاتا ہے۔ یعنی بے تعلق ان معنوں میں نہیں کہ دنیا کو بالکل تج کر دے اور چھوڑ دے بلکہ بے تعلق ان معنوں میں ہو جاتا ہے کہ انسان کو اپنے ساتھ، اپنے اندر بستا ہوا دیکھتا تو ہے لیکن اس کے تصورات، اس کے خیالات ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں اور بنی نوع انسان سے حسن سلوک جاری رکھتا ہے، اس طرح نہیں کرتا کہ الگ ہی ہو جائے۔ پس دنیا میں بھی کامیابی ہے اور آخرت میں بھی کامیابی ہے۔

"فلاح دو قسم کی ہے تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم ﷺ کرنے سے آخرت میں بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ملتا ہے"۔ پھر فرمایا "گناہ خود ایک دکھ ہے۔ وہ بیمار ہیں جو گناہ میں لذات پاتے ہیں۔ بدی کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ انہیں نزول الماء ہو گیا، مفلوج ہو گئے، رعشہ ہو گیا، سکتے سے مر گئے۔ خدا تعالیٰ جو ایسی بدیوں سے روکتا ہے تو لوگوں کے بھلے کے لئے۔ جیسے ڈاکٹر اگر کسی مریض کو، کسی بیمار کو پرہیز بتاتا ہے تو اس میں بیمار کا فائدہ ہے نہ کہ ڈاکٹر کا"۔ پس یہ ساری نصیحتیں جو آپ کو کی جاتی ہیں یا آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصائح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں آپ سنتے ہیں تو اس میں حضرت اقدس مسیح موعود یا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی بھی ذاتی فائدہ نہیں ہے۔ آپ کا فائدہ ہے اگر اس نسخے پر عمل کریں تو آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

لیکن عام تیماردار اور ان روحانی تیمارداروں کے درمیان ایک فرق بھی ہے۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے تیماردار کا حوالہ دیا ہے کہ اگر ایسا شخص طبیب کی بات نہیں مانتا تو طبیب کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ مگر خدا کے بندے، حقیقی بندے جو نبوت کے مقام پر فائز ہوتے ہیں ان کو ذاتی نقصان کا احساس ضرور ہوتا ہے، طبیب کو ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ جب بھی وہ کسی خدا کے بندے کو ضائع ہوتے دیکھتے ہیں تو تکلیف پہنچتی ہے اس لئے یہ نقصان تو ضرور ان کو پہنچتا ہے جو عام دنیا کے طبیب کو اکثر نہیں پہنچتا۔ "پس فلاح جسمانی روحانی پانی ہے آسمان سے اترنے والا ایک پانی ہے جس کو میں فلاح جسمانی قرار دیتا ہوں"۔ یعنی مسیح موعود علیہ السلام قرار دیتے ہیں۔ "تم ان آفات و منہیات سے پرہیز کرو۔ نفس کو بے قید نہ کرو کہ تم پر عذاب نہ آجائے"۔ نفس کی بے قیدی کے نتیجے میں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچ سکتی ہیں جن کا ذکر پہلے گزرا ہے۔ ہر قسم کی ایسی عادات جو مضر صحت ہیں اگر ان کو کھلی ڈھیل دی جائے تو عجب نہیں کہ ان بدنتائج کو پیدا کریں۔ "اللہ تعالیٰ نے کمال رحمت سے سب دکھوں سے بچنے کی راہ بتا دی اب کوئی ان دکھوں سے، ان گناہوں سے نہ بچے تو اسلام پر اعتراض نہیں ہو سکتا"۔

پھر البدر جلد ۳ صفحہ ۲۷، ۲۸ مورخہ ۱۶ر جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ میں آپ نے یہ نصیحت فرمائی،

"انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلاء وہ تبدیلی کر لے

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اس کی نظر اسباب اور مکر و حیلے پر ہے تو سوائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کر دے اور کیا انجام ہو سکتا ہے"۔ اب یہ باتیں اچھی طرح پیش نظر رکھیں کہ بعض دفعہ ایک انسان کی غلطی اس کے گھر کو بھی برباد کر دیا کرتی ہے، فرمایا خوش قسمتی ہے کہ نزول الماء سے پہلے وہ تبدیلی کر لے۔ اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اس کی نظر اسباب اور مکر و حیلے پر ہے"۔ یعنی اپنے نفس کی خرابیوں سے توبہ نہیں کرتا اور دبے ہوئے نفس کی مکروہات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا اپنا نفس ہے جس نے اس کے گرد و پیش خطرات پیدا کر دئے ہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جو سمجھتا ہو کہ میری چالاکیوں سے یہ خطرات میرے نفس کے اندر دب جائیں گے اور بیرونی اثر ظاہر نہیں کریں گے یہ مکر و حیلہ سے بچنے کی کوشش ہے۔ مکر و حیلہ سے اس طرح بچنے کی کوشش سے ان کو کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ان مضرات سے نقصان ضرور پہنچے گا اور چونکہ وہ اپنی آنکھیں بند کئے بیٹھا ہے اس لئے اس کے گھر میں جو بھی بستے ہیں اس کے نقصان سے وہ بھی حصہ پائیں گے۔

تو بعض لوگوں کو اپنی فکر نہیں اپنے بیوی بچوں کی فکر ہوتی ہے۔ ان کا حوالہ دیتے ہوئے مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے، "سوائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کر دے اور کیا انجام ہو سکتا ہے۔ **کیونکہ مرد گھر کا کشتی بان ہوتا ہے اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی۔ اسی لئے کہا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ**"۔ کہ مرد عورتوں کے اوپر قوام ہوتے ہیں ان کو سیدھا رکھنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایسی صلاحیتیں عطا کئے گئے ہیں کہ وہ عورتوں کو اگر وہ واقعۃً الٰہی تعلیم پر چلیں سیدھا رکھ سکتے ہیں اور سیدھے رستے پر چلا سکتے ہیں۔

"اسی کی رستگاری کے ساتھ اس کے اہل و عیال کی رستگاری ہے"۔ اگر اللہ تعالیٰ آزادی کے، بھلائی کے سامان پیدا نہ کرے تو اس کے اہل و عیال کی بھلائی کے سامان بھی پیدا نہیں ہو سکتے "لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا" سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کو ان کے پسماندگان کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس وقت اس کی بے نیازی کام کرتی ہے"۔ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا میں یہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو گویا ان کی ہلاکت کی کوئی بھی پرواہ نہیں۔ یہاں بھی جو اس آیت کا سیاق و سباق جانتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ان نفوس کے متعلق فرمایا گیا ہے جو اپنے نفس کو نیچے اتارتے ہیں اور دبا کر ان کی بدی سے بچنے کی کوشش اس طرح کرتے ہیں کہ وہ بالکل اندر دب جائے اور اس کا کوئی شر بھی باہر نہ نکلے۔ حالانکہ نفس کو جتنا چاہیں دبائیں اس کی خیر بھی باہر نکلتی ہے، اس کا شر بھی باہر نکلتا ہے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا کی آیت کی طرف اشارہ فرما دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرارتوں، اپنے کینوں، اپنی گندگیوں کو اندر دبا کر ان کے شر کے پھیلنے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا وہ شر ضرور پھیلے گا اور ان کے لئے نقصان کا موجب بنے گا۔

الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ صفحہ ۱۰ مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۰۲ء میں درج ہے "خدا تعالیٰ نے ایک خاص قانون اپنے برگزیدوں اور راستبازوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ وہ ایسا ٹیکہ ہے کہ اس میں نہ نشتر کی ضرورت ہے نہ اس میں تپ آتا ہے۔ جب کوئی اس کی شرائط کو پورا کرنے والا ہو تو خدا کے سایہ میں آجاتا ہے۔ تم اسے اختیار کرو تا تم ضائع نہ ہو۔ ہر شخص جو اس کو سمجھے وہ دوسرے کو سمجھا دے"۔ اب بلاؤں اور وباؤں سے بچنے کے لئے دنیا میں ٹیکوں کا رواج ہے اور ٹیکے خود بھی اپنی ذات میں نقصان پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ نشتر لگتا ہے، سوئی چبھتی ہے اور انسان تکلیف محسوس کرتا ہے پھر اس کے بعد تپ آجایا کرتا ہے۔ اکثر ٹائیفائیڈ کے ٹیکے لگانے والے بڑی مصیبت سے گزرتے ہیں۔ بعض دفعہ چیچک کا ٹیکہ بگڑے تو اس سے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو فرمایا میں ایک ایسے ٹیکے کی بات کر رہا ہوں جو کوئی بھی تکلیف تمہیں نہیں پہنچائے گا۔ نہ نشتر لگے گا، نہ تپ آئے گا۔

"تم اسے اختیار کرو تا تم ضائع نہ ہو، ہر شخص جو اس کو سمجھے وہ دوسروں کو سمجھا دے اور حاضر غائب کو پہنچا دے تا کہ کوئی دھوکہ نہ کھائے"۔ یہ وہ نصیحت ہے جس کو اب ہمیں عام کرنے کی ضرورت ہے۔ جو حاضر ہیں، جو سن رہے ہیں وہ غائبوں تک ان باتوں کو کرنا شروع کر دیں۔ محض اپنے دل کی حدود تک نہ رکھیں بلکہ زبان سے نکالیں اور ارد گرد ماحول کو یہ نصیحت کریں جو مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ "**یاد رکھو محض اسم نویسی سے کوئی جماعت میں داخل نہیں جب تک وہ حقیقت کو اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ آپس میں محبت کرو۔ اتلاف حقوق نہ کرو اور خدا کی راہ میں دیوانے کی طرح ہو جاؤ تا کہ تم پر فضل کرے۔ اُس سے کچھ باہر نہیں ہے**"۔

وہ جو ٹیکہ وہ یہ ٹیکہ ہے جس کی بات اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں تمہارا نام میری جماعت میں لکھا جائے تو یہ اسم نویسی ہے جیسے بیعت کے فارموں پہ نام لکھے جاتے ہیں، جماعت کی فہرستوں میں اسماء لکھے جاتے ہیں۔ فرمایا یہ تو اسم نویسی ہے اس سے کوئی جماعت میں داخل نہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ تجنید کی فہرستوں میں ہمارا نام ہے اور یہ سمجھ لینا کہ چونکہ تجنید میں نام ہے اس لئے ہم جماعت میں داخل ہیں۔ فرمایا یہ غلط بات ہے اس کو نام لکھنا کہتے ہیں۔ پس اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ ہاں "جب تک وہ حقیقت کو اپنے اندر پیدا نہ کرے"۔ اسم نویسی کے بعد جو احمدیہ جماعت کی حقیقت ہے جسے مسیح موعود علیہ السلام کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں اس حقیقت کو اپنے اندر جب تک پیدا نہ کرے اس اسم نویسی کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ حقیقت کیا ہے "آپس میں محبت کرو اتلاف حقوق نہ کرو"۔

"آپس میں محبت کرو" اور "اتلاف حقوق نہ کرو"۔ ایک ہی چیز کے دو پہلو ہیں۔ جس سے آپ کو پیار ہو اس کا حق تلف تو نہیں کرتے۔ کبھی ماؤں کو دیکھا ہے کہ بچوں کے حقوق تلف کر رہی ہوں۔ جاہل ہی ہونگی وہ مائیں جو بچے کے منہ سے لقمہ چھین کر خود کھا جائیں۔ جو بچے کا حق ہے وہ بچے کو دیتی ہیں بلکہ اپنے منہ کا لقمہ چھوڑ کر بچے کے منہ میں ڈال دیتی ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں **محبت کرو، اتلاف حقوق نہ کرو۔ محبت کی پہچان یہ ہوگی کہ تم کسی کے حقوق تلف نہ کرو۔ اور حقوق نہیں تلف کرو گے تو اپنے حقوق دوسروں کو دینے کے لئے امکان پیدا ہو جائے گا**۔ حقوق نہ تلف کرنا محبت کا پہلا تقاضا ہے لیکن اپنے حقوق تلف کرنا محبت کا دوسرا تقاضا ہے۔ پس ان دونوں پہلوؤں سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ہدایت کو سمجھیں۔ دوسروں سے محبت کریں یعنی ان کے حقوق تلف نہ کریں اور ان کی خاطر اپنے حقوق تلف کریں۔ یہ تو ایک دیوانگی کی بات ہے۔ انسان کسی کے حقوق تلف نہ کرے وہ تو ٹھیک ہو گیا مگر اپنے حقوق کیوں تلف کرے۔ فرمایا "خدا کی راہ میں دیوانے کی طرح ہو جاؤ"۔ یہ تبھی ممکن ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کی وجہ سے دیوانہ سے بن جائیں اور یہ بظاہر دیوانگی کی باتیں ہیں۔ ماں کا بچے سے ایک رشتہ ہے جس کے تقاضے وہ نظر انداز نہیں کر سکتی مگر آپ کا تو بنی نوع انسان سے اس قسم کا خونی رشتہ نہیں ہے اور اگر آپ عقل کریں تو وہ تقاضے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ پس جب تک دیوانوں کی طرح خدا کی راہ میں نہ ہو جاؤ یہ ماں والے رشتے تمام بنی نوع انسان سے قائم کئے ہی نہیں جا سکتے۔ "دیوانے کی طرح ہو جاؤ تا کہ خدا تم پر فضل کرے، اس سے کچھ باہر نہیں"۔

اب یہ ہماری تربیت کے لئے ایک بڑا عظیم الشان لائحہ عمل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرما دیا اور اس کی باریک راہوں سے ہمیں آگاہی فرمائی۔ فرمایا، "**میں تمہیں باربار نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہ نے اپنی تبدیلی کی۔ انہوں نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے۔ اسی طرح تم اپنی تبدیلی کرو**"۔ اب یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کو چھوڑ دیا اور ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے کیونکہ صحابہ میں بڑے بڑے خوش پوش صحابہ کا ذکر ملتا ہے جو اللہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو بہت پیارے تھے۔ خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی خوش پوشی کا ذکر ملتا ہے۔ بعض دفعہ باہر سے کوئی بہت اعلیٰ درجے کا خوب صورت، دلکش تحفہ آیا تو آپ نے وہ پہن لیا یہ بھی شکر کا ایک اظہار ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پہلے قطرے کو جیسے انسان زبان پر لیتا ہے وہی محبت ہے جس کا یہاں ذکر چل رہا ہے۔

تو فرمایا، "جیسے صحابہ نے اپنی تبدیلی کی۔ انہوں نے دنیا کو بالکل چھوڑ دیا گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے"۔ "گویا ٹاٹ کے کپڑے" پہننے کا مطلب ہے کہ اگر خدا طلبی سے غربت اختیار کرنی پڑے اور دنیا ہاتھ سے جاتی رہے، دنیا کے مال و دولت نہ رہیں اور واقعۃً ٹاٹ پہننا پڑے تب بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی۔ ٹاٹ پہننے کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر اور قلبی طور پر تیار رکھنا یہ مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے۔ اگر آپ تیار رکھیں گے تو گویا ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے۔ خدا کے نزدیک وہ قربانی جو آپ سے لی نہیں گئی لیکن ذہنی طور پر آپ تیار ہیں وہ اللہ کے نزدیک ایسی ہی ہے جیسے ہو گئی۔ اور اکثر اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے یہی سلوک ہوتا ہے۔ مطالبے کرتا ہے یہ کرو، وہ کرو، جو بہت سخت بھی ہوتے ہیں، نرم بھی ہوتے ہیں لیکن جو قلبی طور پر تیار ہو جائے کہ میں ان مطالبوں کو بالآخر پورا کروں گا اللہ کے ہاں وہ ایسا ہی لکھا جاتا ہے جیسے اس نے وہ مطالبے پورے کر دئے۔

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

پس ٹاٹ کے کپڑوں کے تعلق میں آپ کو اپنے سوٹ اور گاؤن بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ سب اتار کے پھینک دیں اور واقعۃً ٹاٹ کی سلائیاں شروع کر دیں۔ ہاں یہ ارادہ رکھیں اور اس میں پختہ ہوں، اس میں نیت بالکل پاک اور صاف ہو کہ خدا کی قسم اگر اس کی خاطر ہمیں ان تمام خوبصورت لباسوں کو آگ میں جھونکنا پڑے تو ہم جھونک دیں گے۔ تن ڈھانکنا ہے تو ٹاٹ سے ڈھانک لیں گے کیونکہ تن تو بہر حال ڈھانکنا ہے لیکن اللہ کی رضا کو نظر انداز نہیں کریں گے۔ اس چھوٹے سے خوبصورت فقرے میں یہ سارا مضمون بیان فرمادیا گیا۔

اب کس خدا کی خاطر قربانیاں ہیں جس کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ ہمارے حواس خمسہ اس تک پہنچ نہیں سکتے۔ وہ غیب میں ہے اور غیب کے لئے حاضر کی قربانی ایک بہت بڑا مشکل مضمون ہے۔ انسان حاضر پر غیب کو قربان کرتا ہے مگر غیب پر حاضر کو قربان نہیں کیا کرتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے غیب ہوتے ہوئے حاضر مضمون کو بیان فرمارہے ہیں۔ کس کی خاطر تم یہ کام کرو گے۔

"وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے"۔

"تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے"۔ یہاں غالباً "جن کو" کا لفظ جماعت پر اطلاق پا رہا ہے کیونکہ 'اُس' کا لفظ واحد میں ہے 'اُس' سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تم اس کی جماعت ہو جن کو یعنی اس جماعت کو اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ **"سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا"**۔ کاٹا جانے کے متعلق ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فقرہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں "میری جماعت میں سے نہیں ہے" لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس فقرے کے دائرے میں آتے ہیں، اس اظہار کے دائرے میں آتے ہیں جو فوری طور پر تو کاٹے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور کوئی جماعت کی کارروائی ان کے خلاف نہیں ہوتی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انذار ضرور ان کے حق میں پورا اترتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ دور ہٹتے ہٹتے واقعۃً جماعت سے کاٹے جاتے ہیں یا خود اپنے آپ کو جماعت سے کاٹ لیتے ہیں۔ یہ سلسلہ روز جاری ہونے والا سلسلہ ہے۔ ہر روز ایسے انسانوں کی خبر ملتی رہتی ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے تقاضوں کو نظر انداز کر دیا تو آخری باتیں ضرور پوری ہوئیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ڈرایا تھا۔

"اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو"۔ دل ہی ہیں جو ہر صفائی، ہر برائی کی پہلی آماجگاہ ہیں۔ یہاں اگر جھاڑو پھیرا جائے گندگیوں سے تو پھر پاک دل اس سے نکلے گا جس میں خوبیاں آکر اپنی جگہ بنا لیں گی۔ پس یہ بات بار بار کہتا ہوں اور کہتا چلا جاتا ہوں اور یہ بات ہر ایک کی سمجھ میں آجانی چاہئے مگر لفظوں میں سمجھ میں آجاتی ہے، عمل کچھ نہیں ہوتا یا ہوتا ہے تو بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے یہ باتیں دوہرانے دیں۔ جتنا دوہراؤں گا کبھی نہ کبھی، کسی نہ کسی کو تو خیال آجائے گا کہ میں سنتا تو ہوں مگر ان باتوں پر عمل نہیں کرتا اس لئے اس دوہرانے سے فائدہ ہے فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى کا یہی مضمون ہے۔

فرمایا: **"اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو"**۔ جیسے بعض دفعہ بعض عورتوں کو جنون ہوتا ہے وہ ہر وقت گھر کے اندر وغیرہ دھوتی رہتی ہیں اور اپنا اندر نہیں دھوتیں۔ فرمایا "اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ **تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو نہیں"**۔ دکھاوے کی زندگی، باہر کی صفائی، اندرونے کو بھول جانا، اس سے ہو سکتا ہے تم ہر ایک کو راضی کر لو اور وہ تمہیں اور تمہارے گھر کو بہت شفاف اور چمکتا ہوا دیکھے۔ سب کو کر سکو گے، مگر خدا کو نہیں۔ "خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے"۔ اب دنیا راضی ہو رہی ہے اور بہت خوش ہو رہی ہے بہت اچھا آدمی ہے، بہت اچھی عورت ہے۔ اتنا صاف ستھرا آدمی، اتنی صاف ستھری عورت، گھر پاک وصاف اور یہی بات جو دنیا میں تمہاری مدح کا موجب بن رہی ہے خدا کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بنتی ہے۔

"خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ **کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے"**۔ وہی ٹاٹ کے کپڑوں والی بات کہ دل میں اگر کوئی عزیز ہے تو جب ابتلاء میں پڑو گے تو وہ عزیز خدا پر غالب آجائے گا۔ اگر دل میں کوئی اور عزیز ہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ کوئی اور پیارا ہے۔ بے شمار پیارے ہونگے، بے شمار دل میں عزیز ہونگے مگر خدا کے مقابل پر اگر کوئی دل میں عزیز ہے تب تم خدا کی نظر میں پیارے نہیں ہو سکتے۔ "اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ"۔ "اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ"۔ یہ سارے عشق کے منازل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھول رہے ہیں۔

اب ایک لمبی تحریر ہے جو اس لحاظ سے بہت دلچسپ ہے کہ چلتے چلتے آسٹریلیا کے ایک سیاح سے باتیں کرتے ہوئے اس کو نصیحتیں فرمائی جارہی ہیں۔ صبح سیر کے وقت مسیح موعود علیہ السلام جب روانہ ہوئے تو آسٹریلیا سے آیا ہوا ایک سیاح تھا وہ بھی ساتھ چل پڑا یا اسے دعوت دے دی گئی ہوگی اور اس دوران سیر اس سے جو گفتگو ہوئی یہ دوسرے ساتھیوں نے، سننے والوں نے بعد میں فوراً قلمبند کرلی۔ پس یہ گفتگو ان الفاظ میں ہے۔

"دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو"۔ یہ آسٹریلین سیاح سے فرمارہے ہیں۔ "دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو اور اس کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہو تو یہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرا لے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں"۔ مالک سامنے کھڑا ہو تو اس کا اسباب بکھرا پڑا ہو یہ عموماً سیاح کے اوپر اطلاق ہونے والی بات ہے۔ کیونکہ کسی کے گھر میں تو سامان بکھرا ہوتا یا وہ سفر پر روانہ ہونے والا ہے یا سفر سے آیا ہے تو اس سیاح کو مخاطب کر کے یہ فقرہ دیکھیں کتنا اس کی صورت حال پر اطلاق پانے والا ہے جس کو وہ اپنے تجربے سے خود سمجھ سکتا ہے۔ "اس کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہو تو یہ شخص کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرا لے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں اور کیسا ہی بدعادت کا مبتلا ہو"۔ یہ ہو نہیں سکتا اس کی نظر میں ہو اور اس کو چرا لے۔

"مگر اس وقت اس کی ساری قوتوں اور طاقتوں پر ایک موت وارد ہو جائے گی"۔ مرنا جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسی کی تشریح ہے کہ مرنے سے یہ مراد نہیں ہے بالکل مر مٹو۔ مرنے سے یہ مراد ہے کہ حاکم وقت یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہوتے ہوئے تم ایسی جرأت نہ کرو کہ گویا اس کا سامان چرا رہے ہو اور خدا کی مرضی کے خلاف عمل کی جسارت میں تمہارے اوپر ایک موت طاری ہو گئی۔ جیسے وہ بدکار، چور اچکا مُردے کی طرح کھڑا رہے گا۔ مجال ہے اس کی جو ہاتھ بڑھا کر مالک کی نظر میں رہتے ہوئے اسکا کوئی سامان چرائے۔ "موت وارد ہو جائے گی اور اسے ہر گز یہ جرأت نہ ہو سکے گی اور اس طرح پر وہ اس چوری سے ضرور بچ جائے گا۔ اس طرح پر ہر قسم کے خطاکاروں اور شریروں کا حال ہے کہ جب انہیں ایسی قوت کا کوئی علم ہو جاتا ہے جو ان کی شرارت پر سزا دینے کے لئے قادر ہے تو وہ جذبات ان کے دب جاتے ہیں۔ یہی سچا طریق گناہ سے بچنے

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholsaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

کا ہے"۔

اگر کوئی معصوم بچی اکیلی جا رہی ہو، اندھیرا ہو، کوئی دیکھ نہ رہا ہو، ایک بدبخت اس پر ہاتھ اٹھانے کی جسارت کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ایک قوی ہیکل، مضبوط مرد اس کے ساتھ چل رہا ہو جس کے مقابل پر اس کی کوئی حیثیت نہ ہو تو اتنی شرافت سے وہ نظریں نیچی کر کے گزرے گا کہ قوی ہیکل انسان کو وہم بھی نہیں ہوگا کہ اس کا کوئی بدارادہ ہے۔ نہایت مسکین بن جائے گا چال میں نرمی آجائے گی۔ ذرا بچ کے، پہلو بچا کے جائے گا۔ وہ لطیفہ میں نے اردو کلاس میں تو بتایا تھا لیکن یہاں پتہ نہیں سنایا ہے کہ نہیں۔ ایک شخص نے اپنے اوپر کی منزل سے کچھ کیچڑ نیچے پھینک دیا۔ ایک گزرتے ہوئے آدمی کے اوپر جا پڑا۔ اس نے بڑے غصے سے للکار کر کہا بدبخت دیکھتا نہیں کون نیچے جا رہا ہے۔ تیری یہ مجال کہ مجھ پر کیچڑ پھینکا ہے۔ تم ذرا باہر آنا میں تیرا اچھا حال کروں۔ اوپر سے جو آدمی آیا وہ بڑا قوی ہیکل، مضبوط پہلوان، اس کی آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔ اس کو دیکھتے ہی کہا فرمایئے آپ نے پھینکا تھا نا۔ یہ عاجز بندہ حاضر ہے کچھ اور بھی پھینکیں، اور بھی لطف اٹھائیں۔ اب یہ جو رویہ ہے یہ قوی ہیکل کو دیکھنے کے بعد پیدا ہوا ہے۔

تو اگر کوئی انسان کسی طاقتور وجود کی موجودگی کا احساس کرے تو اس کے گناہ کی شوخی اسی طرح مٹ جائے گی جیسے اس کیچڑ میں بھرے ہوئے انسان کی مٹ گئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو کیچڑ نہیں پھینکتا۔ اللہ تعالیٰ تو فضل پھینکتا ہے۔ محمدؐ رسول اللہ کے نصائح تو پھولوں کی طرح اترتے ہیں اس کے باوجود آپ کا یہ حال ہو کہ ان پر سیخ پا ہوں اور اپنے وجود کو بدلنے کے لئے کوئی کوشش نہ کریں۔ یہ حد سے زیادہ زیادتی اور ظلم ہوگا۔ یہ پھول ہیں جن کو آپ نے چننا ہے۔ وہ کانٹے ہیں جن سے بچانے کے لئے نصائح کی جاتی ہیں۔ اس لئے اپنی بھلائی کا رستہ اختیار کریں خود آپ کا بھلا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرے اور اس کے سزا و جزاء دینے کی قوت پر معرفت حاصل کرے۔ یہ نمونہ گناہ سے بچنے کے طریق کے متعلق خدا نے ہماری فطرت میں رکھا ہوا ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس اصول کو آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ کیا عجب آپ کو فائدہ پہنچے"۔ یعنی آسٹریلوی سیاح سے فرما رہے ہیں، "کیا عجب آپ کو فائدہ پہنچے اور چونکہ سفر کرتے رہتے ہیں اور مختلف آدمیوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ آپ ان سے بھی اسے ذکر کر سکتے ہیں"۔ فرمایا جس طرح پہلے نصیحت کی تھی کہ جو بھی اس نصیحت کو سنے آگے پہنچائے۔ تو مسافر کے اسباب کے پھیلنے کی طرح اس کے سامنے ایک بات رکھی اور اس سے ایک مضمون نصیحت کا نکالا اور پھر فرمایا کہ آپ چونکہ مسافر ہیں اور اکثر پھرتے رہتے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کے سامنے بات پیش کروں تا کہ آپ آئندہ دنیا میں جہاں بھی سفر کریں اس نصیحت کو آگے چلاتے رہیں۔ "یہ میری طرف سے آپ کو ایک تحفہ ہے اور میں ایسے تحفے دے سکتا ہوں"۔

جانے والے کو اچھی نصیحت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا جا سکتا جو اس کا زادِ راہ بن جائے۔ فرمایا "یہ میری طرف سے آپ کو ایک تحفہ ہے اور میں ایسے تحفے دے سکتا ہوں۔ ہر شخص جو دنیا میں آتا ہے اس کا فرض ہونا چاہئے کہ دھوکے اور خطرے سے بچے۔ پس گناہوں کے نیچے ایک خطرناک اور تمام خطروں اور دھوکوں سے بڑھ کر ایک دھوکہ ہے"۔ یہ وہ مخفی دل کی حالت ہے جو چھپی ہوئی ہے اور اکثر گنہگار کی اپنی نظر سے چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ کوئی گناہ ظاہر ہو ہی نہیں سکتا جب کہ دل کے اندر چھپا ہوا گناہ موجود نہ ہو۔ لیکن وہ دھوکہ ہے، دھوکہ ان معنوں میں کہ دکھائی نہیں دے گا انسان معین طور پر اس کی شناخت نہیں کر سکتا۔ "میں آگاہ کرتا ہوں کہ اس سے بچنا چاہئے اور یہ بھی بتاتا ہوں کہ کیونکر بچنا چاہئے"۔

(حضور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا): اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے 'کیونکر بچنا چاہئے' پر ایک چھوٹا سا نشان ڈال لیں۔ ٹھیک ہے؟۔ ابھی نشان ڈال لیں تا کہ آئندہ پھر دھوکہ نہ ہو اور جو اقتباسات پڑھے جا چکے ہیں ان کی تھیلی ہی الگ کر لیں۔ ٹھیک ہے؟ جزاکم اللہ۔

ℂℂℂ..........ℂℂℂ

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار الفضل کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"......اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے"۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی خریداری قبول کر کے اور اس میں اشتہار دے کر اخبار کی معاونت کیجئے۔ (مینیجر)

"اگر ہم ان (واقفینِ نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

جماعت احمدیہ گنی بساؤ کا

پہلا سہ روزہ جلسہ سالانہ

تقریب افتتاح مسجد احمدیہ "بیت النصر"

(رپورٹ: فضل احمد مجوکہ)

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گنی بساؤ کو ۲۰ سے ۲۲ مارچ ۱۹۹۸ء کو Farim میں پہلا سہ روزہ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سے قبل دو ایک روزہ جلسے منعقد کئے گئے تھے۔ Farim گنی بساؤ کا ایک ریجن ہے اور گنی بساؤ کی سب سے پہلی جماعت ہے اور یہیں پر پہلی احمدیہ مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسجد کا نام "بیت النصر" رکھا ہے۔

جلسہ سالانہ کی سب سے پہلی تقریب مسجد احمدیہ "بیت النصر" کا افتتاح تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہاں بہت سی تعمیر شدہ مساجد عطا فرمائی ہیں لیکن بیت النصر گنی بساؤ میں جماعت احمدیہ کی پہلی تعمیر کردہ مسجد ہے۔ ۲۰ر مارچ کا دن جماعت احمدیہ گنی بساؤ کے لئے بہت خوشی کا دن تھا۔ احباب جماعت احمدیہ Farim اس دن کا بڑی بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ مسجد میں داخل ہونے والے راستہ پر خوبصورت گیٹ بنایا گیا۔ مسجد کو جھنڈیوں اور عربی اور پرتگیزی زبان میں تحریر کردہ مختلف خوبصورت بینرز سے آراستہ کیا گیا۔

مسجد کا افتتاح ۲۰ر مارچ کو نماز جمعہ سے ہوا۔ محترم مولانا حمید اللہ صاحب ظفر، امیر جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مسجد کی اہمیت، آداب اور استعمال کے بارے میں بتایا۔ اللہ کے فضل و کرم سے نماز جمعہ کے وقت مسجد بھری ہوئی تھی اور مسجد کے صحن میں بھی بہت سارے احباب نے نماز ادا کی۔ ۲۰ر مارچ بعد از نماز عصر جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضور ﷺ کی مدح میں لکھا ہوا عربی قصیدہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ گنی بساؤ کے لئے خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ بھی پڑھا گیا۔ اس میں حضور انور نے احباب جماعت کو خصوصاً دعوت الی اللہ کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں مشنری انچارج گیمبیا الحاجی ابراہیم جگنی نے احباب جماعت سے خطاب کیا اور دعا کے ساتھ جلسے کا پہلا دن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں انفاق سبیل اللہ، سیرت مسیح موعودؑ، نظام خلافت، اسلام میں عورت کا مقام کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مختلف جماعتوں کی نمائندگی میں چند احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ چند احباب نے ایمان افروز واقعات احباب کو سنائے کہ وہ کیسے جماعت میں داخل ہوئے۔ امسال جن بچوں اور بچیوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا ان کی تقریب آمین ہوئی۔ بعد ازاں امیر صاحب گنی بساؤ نے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا جو اس بابرکت جلسے میں دور دراز سے شامل ہوئے اور جنہوں نے اس جلسہ کے لئے محنت اور لگن سے کام کیا ان سب افراد کا بھی شکریہ ادا کیا۔ نماز عشاء کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک مجلس کی ویڈیو دکھائی گئی۔ تمام مرد و زن نے یہ ویڈیو پروگرام بڑی دلچسپی سے دیکھا۔

جلسے کے تیسرے روز گنی بساؤ کے تمام معلمین اور مختلف جماعتوں کے نمائندگان کے ساتھ امیر صاحب کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے تینوں دن نماز تہجد باقاعدگی کے ساتھ ادا کی جاتی رہی۔ اسی طرح درس القرآن اور درس حدیث بھی جاری رہا۔ باوجود سفر کی دقتوں اور مالی مشکلات کے ۸۶ جماعتوں کے ۲۰۰۰ افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اسی طرح سینیگال اور گیمبیا سے بھی وفود شامل ہوئے اور جلسہ کے روحانی ماحول سے فیضیاب ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے ۲۰ شعبے تشکیل دئے گئے اور ان شعبوں کے نگران بنائے گئے جنہوں نے محنت اور لگن سے کام کیا۔ جماعت احمدیہ Farim کے احباب نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے انتھک محنت کی اور احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ احمدی خواتین بھی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ جلسہ پر آنے والے سب مہمانوں کے لئے ان خواتین نے کھانا اپنے ہاتھوں سے تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ کے انتظامات کی مسلم اور غیر مسلم ہر ایک نے تعریف کی کہ ایسے اعلیٰ بھائی چارے کا نظام ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ باوجودیکہ یہ جماعت احمدیہ گنی بساؤ کا پہلا سہ روزہ جلسہ تھا اور احباب جماعت کو کوئی تجربہ نہ تھا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب نے مثالی تعاون پیش کیا جو یہاں کے لوگوں کے لئے ایک عجیب نظارہ تھا۔ نہ لڑائی نہ جھگڑا۔ ہر کوئی خوش تھا اور مطمئن تھا۔ حتی کہ بعض غیر مسلموں نے آکر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ ایسا ہم نے تو کبھی نہیں دیکھا کہ اتنے سارے لوگ جمع ہوں اور کسی قسم کا شور شرابا نہ ہو۔ اس چیز کا سب دیکھنے سننے والوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔ یہاں عام رواج ہے کہ جب کوئی ایسا بڑا پروگرام ہو تو کھانے پینے کے لئے ہر دیہات والوں کو خشک راشن دے دیتے ہیں اور گاؤں والے اپنا اپنا الگ کھانا پکاتے ہیں مگر ہمارے مرکزی لنگر خانہ کا خوشکن انتظام سب کے لئے بہت حیرت انگیز تجربہ تھا۔

☆......☆......☆

کیا بڑھاپے کے عمل کو آہستہ کیا جا سکتا ہے؟

حضرت نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے"۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مضبوط اعصاب اور اچھی صحت رکھنے والا مومن خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق زیادہ بہتر طور پر اور عمدگی سے ادا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو جسمانی اور روحانی قوی اور صلاحیتیں بخشی ہیں ان کا صحیح استعمال اور انہیں درست حالت میں رکھنا بھی شکر گزاری کا ایک حصہ ہے۔ یوں تو ہر انسان جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے اپنی عمر گزار کر آخر وفات پا کر اس دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ لیکن طبعی طور پر ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ عمر کے ساتھ ساتھ اس پر بڑھاپے کے آثار ظاہر نہ ہوں بلکہ اس کے تمام جسمانی اعضاء تندرست اور سلامت رہیں۔ اور اس کے لئے وہ مختلف قسم کی ورزشیں کرتے اور ادویات بھی استعمال میں لاتے ہیں۔ اس دور میں اس موضوع پر کافی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں نیشنل جیوگرافک نومبر ۱۹۹۷ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ رسالہ مذکور کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ اب سائنس نے اس میدان میں بھی اپنی تحقیق کا دائرہ وسیع کرنا شروع کر دیا ہے اور بہت سے سائنس دان اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح بڑھاپے کی تہہ تک پہنچا جائے اور پھر اس عمل کو روکا جائے یا کم از کم آہستہ کر دیا جائے۔

پرانے زمانہ میں روم کے رہنے والوں کی اوسط عمر ۲۲ سال تھی اب دنیا کی اوسط عمر ۶۵ سال ہے جن میں سیرالیون میں سب سے کم یعنی ۳۸ سال اور جاپان میں سب سے زیادہ یعنی ۸۰ سال ہے۔ لیکن انسان کی اوسط عمر آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے اور ۲۰۳۰ء تک امریکہ میں ۸۵ سال سے زائد عمر کے لوگوں کی تعداد موجودہ تعداد سے دگنی ہو جائے گی اور اس سے اگلے سال میں پھر دگنی ہو جائے گی۔

دنیا میں خاندانی منصوبہ بندی کے پروگراموں پر عمل درآمد کرنے سے پیدائش کی رفتار میں کمی آئی ہے۔ جبکہ طبی میدان میں ترقی سے اوسط عمر میں اضافہ ہونے کی وجہ سے بوڑھوں کی تعداد بڑھی ہے۔ اس طرح معاشرہ میں ایک عدم توازن پیدا ہوا ہے اور بوڑھے اور کمزور لوگوں کو نوجوان نسل کی طرف سے ان کے حقوق مناسب طور پر نہیں مل رہے۔ چنانچہ اب بعض ممالک کی توجہ اس طرف ہوئی ہے اور اس میں پہل سنگاپور نے کی ہے جہاں یہ قانون بنایا گیا ہے کہ والدین قانونی طور پر اپنے بچوں سے اپنی نگہداشت کا حق مانگ سکتے ہیں۔ یہ قانون نافذ کرنے والے ادارے Tribunal for the maintenance of Parents کہلاتے ہیں۔

موجودہ تحقیقات جو بڑھاپے پر ہو رہی ہیں ان میں کئی پہلو ایسے سامنے آئے ہیں جن سے انسانی جسم میں ہونے والی تبدیلیوں کی وضاحت ہوتی ہے۔ اس میدان میں امریکہ کے شہر بالٹی مور میں National Institute of Aging میں بہت تحقیق ہو رہی ہے۔ ایک بات تو یہ سامنے آئی ہے کہ عمر کے ساتھ ساتھ انسان کا دماغ چھوٹا ہوتا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نظر، کان، ناک، زبان، جلد، دل اور ہڈیاں اور عضلات کمزور ہو جاتے ہیں۔ اب سائنسدان اس کوشش میں ہیں کہ معلوم کریں کہ یہ تمام تبدیلیاں جسم میں کیوں نمودار ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ایک سائنس دان نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ جسم کے Pituitary Gland سے ایک ہارمون (Human growth hormone) HGH نکلتا ہے جس کی مقدار عمر کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ ایک تجربہ میں بارہ آدمیوں کو اس ہارمون کے ٹیکے لگائے گئے تو بڑھاپے کے عمل کی رفتار میں نمایاں کمی ہو گئی۔ لیکن اس کے ساتھ مسئلہ یہ آن کھڑا ہوا کہ بعض منفی اثرات مثلاً اعصابی بیماریاں، چھاتیوں کا مردوں میں بڑھ جانا، ذیابیطس جیسی علامات نمودار ہو گئیں اور جیسے ہی یہ ٹیکے بند کئے گئے بڑھاپے کا عمل بڑی تیزی سے دوبارہ شروع ہو گیا۔

پھر سائنس دانوں کی توجہ HGH کے علاوہ دوسرے ہارمونز پر بھی ہوئی۔ ان میں DHEA یعنی Dehydro Epiendo Stetone اور Milatonin شامل ہیں اور اب یہ خیال تقویت پکڑ تا جا رہا ہے کہ بڑھاپے کا ذمہ دار کوئی ایک ہارمون نہیں بلکہ مختلف قسم کے ہارمونز ہیں۔

بڑھاپے کی ان تحقیقات میں جانوروں پر بھی تحقیق ہو رہی ہے۔ جانوروں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب تک بعض جانور بچہ جننے کی صلاحیت رکھتے ہیں زندہ رہتے ہیں اور جب ان میں یہ صلاحیت مفقود ہو جائے ان کی طبعی موت آ جاتی ہے۔ جانوروں میں جو مختلف گروہ ہیں ان میں دودھ پلانے والے جانوروں میں انسان کی طبعی عمر سب سے زیادہ ہے جس کی وجہ شاید معاشرتی زندگی ہے جس میں بڑے بوڑھے چھوٹے بچوں کا خیال رکھتے ہیں اور نوجوان بوڑھوں کو سنبھالتے ہیں۔ انسانوں میں سب سے لمبی عمر پانے کا اعزاز فرانس کی Jeanne Calment کو حاصل ہوا جس نے ۱۲۲ سال کی عمر پائی۔

بڑھاپے کے عمل کو تیز کرنے کے بارہ میں کئی نظریات ہیں جن میں سے ایک Gene Program-ming کا نظریہ ہے۔ یعنی انسان کے خلیات میں عمر کا پروگرام رکھ دیا گیا ہے اور اسی پروگرام کے تحت بڑھاپے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

ایک دوسرے نظریہ میں سائنس دانوں کا خیال ہے کہ آکسیجن جو ویسے تو حیات کے عمل کے لئے بہت ضروری ہے موت کا پیغام اس صورت میں سامنے لاتی ہے کہ جب خلیات آکسیجن اور غذا سے توانائی حاصل کرتے ہیں تو آکسیجن کے بعض مالیکیول برقی طور پر باردار ہو جاتے ہیں۔ یہ فری ریڈیکل (Free redical) کہلاتے ہیں اور یہ خلیات کے توڑ پھوڑ کے عمل کو تیز کرتے ہیں۔ نتیجۃً جو آکسیجن حیات بخش ہوتی ہے وہی اپنے جلو میں موت کا سامان لے کر آتی ہے۔

ماہرین ان مختلف نظریات پر غور کر رہے ہیں اور ان کی تحقیقات میں کچھوے کی بڑی اہمیت ہے۔ کچھوا ایک ایسا جانور ہے جو ۵۰ سال سے لے کر ۱۰۰ سال تک زندہ رہتا ہے اور جب تک زندہ رہتا ہے اس پر بڑھاپا نہیں آتا۔ اور اس کا جسم بڑھاپے کی کمزوری کا شکار نہیں ہوتا، نہ ہی انڈے دینے بند کرتا ہے۔ بلکہ اسی طرح انڈے دیتے دیتے مر جاتا ہے۔

۱۹۶۰ء کی ایک تحقیق کے مطابق ایسے جانور جن کی عمریں لمبی ہوتی ہیں ان میں خلیات کی تقسیم زیادہ ہوتی ہے جبکہ چھوٹی عمر پانے والے جانوروں میں خلیات کی تقسیم کم ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ خیال پیدا ہوا کہ خلیات میں عمر کے خاتمہ کے لئے باقاعدہ پروگرام مرتب ہوتا ہے اور خلیات کی تقسیم کی تعداد مقرر ہوتی ہے۔ کچھوے ایسے جانور ہیں جن کے جسم میں بڑھوتی کا عمل مستقلاً ہوتا رہتا ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے خلیات لمبی عمر کے لئے پروگرام کئے گئے ہیں۔ اس خیال کے تحت یہ نظریہ کہ بڑھاپے کے لئے خلیات میں باقاعدہ پروگرامنگ ہوتی ہے تقویت پاتا ہے۔

دوسرا نظریہ کہ جسم میں شکست و ریخت کی رفتار جو آکسیجن کی وجہ سے ہوتی ہے بڑھاپے کی ذمہ داری ہو بعض دیگر تجربات سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کچھووں میں میٹابلزم کی رفتار کم ہوتی ہے اور یہ بھی ان کی عمر کی ایک وجہ قرار دی جا سکتی ہے۔ بہت سے ایسے جانور ہیں جو کا میٹابلزم (Metabolism) بہت سست رفتار ہے اور وہ لمبی عمر پاتے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل بعض ایسے پرندے بھی ہیں جو لمبی عمر رکھتے ہیں اور ان کا میٹابلزم بہت تیز رفتار ہے۔

جانوروں میں ایک تجربہ میں بعض Nema-todes پر (جو بے ریڑھ کی ہڈی کے پیٹ میں ملپ وغیرہ قسم کے کیڑے ہوتے ہیں) تجربہ کیا گیا کہ ان کے تیرہ ہزار Genes میں سے ایک Gene میں تبدیلی کی گئی جس کے نتیجہ میں وہ اپنی اوسط عمر ۲۰ دن کی بجائے ۴۰ دن زندہ رہتے ہیں۔ چنانچہ اس Gene کو Gene-1 کا نام دیا گیا ہے۔

ایک اور طریق جس سے Gene کا عمر پر اثر معلوم ہو سکتا ہے اس بات کا مطالعہ ہے کہ کسی آدمی کے والدین کی کتنی عمر تھی۔ طبعی عمر پانے والے والدین کے بچوں کی اس نظریہ کے مطابق عمریں لمبی ہونی چاہئیں۔

انسانوں میں ایک بیماری Werner's پائی جاتی ہے جس میں آدمی بیس سال کی عمر میں بوڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور چالیس سال کی عمر میں انتقال کر جاتا ہے۔ سائنس دانوں نے اس بیماری کی وجہ ایک Gene میں تبدیلی (Mutation) قرار دی ہے۔

بڑھاپے کے عمل کو آہستہ کرنے کے بارہ میں ایک اور تحقیق میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کم کھانے سے عمر لمبی ہوتی ہے۔ چوہوں پر تجربات میں جب انہیں ۶۰ فیصد کم غذا دی گئی تو ان کی عمر میں ۵۰ فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح کے کامیاب تجربات بندروں پر بھی کئے گئے ہیں۔

ایک اور مطالعہ میں ورزش کا جسم پر اثر بھی بڑھاپے کے عمل کو کم کرتا ہے۔ اور اس سے وہی فائدہ ہوتا ہے جو HGH کے ٹیکے لگانے سے ہوتا ہے۔ لیکن ورزش سے میٹابلزم بھی تیز ہوتا ہے اور آکسیجن کے فری ریڈیکلز زیادہ تیزی سے بنتے ہیں جو خلیات کی شکست و ریخت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مگر قدرت نے اس کا انتظام اس طرح کیا ہے کہ بعض ایسے کیمیکلز جسم میں پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو ان فری ریڈیکلز کو جذب کر کے ان کے نقصان دہ اثرات سے جسم کو بچاتے ہیں۔ ان میں بعض خامرے (Enzymes) مثلاً Superoxide Dimutase اور Catalase شامل ہیں جو جسم خود تیار کرتا ہے۔ ان کے علاوہ وٹامن 'سی' اور 'ای' کا بھی یہی کام ہے۔ ایک مطالعہ میں ہفتہ میں صرف دو بار ورزش کرنے سے بوڑھوں میں بہت مفید نتائج ظاہر ہوئے۔

یہ مقولہ کہ 'استعمال کرو یا ضائع کر دو' درست ہے۔ بڑھاپے کے عمل کو روکنے کے لئے دماغ اور جسم دونوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ معاشرہ میں جہاں بوڑھوں کے گرد دوست احباب زیادہ موجود ہوں اور مشکل حالات میں ایک دوسرے کے کام آنے والے ہوں وہاں وہ تناؤ کے ہارمون (Stress Harmones) کم پائے گئے ہیں جو بڑھاپے کے عمل کو تیز کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از نیشنل جیوگرافک نومبر ۱۹۹۷ء)

ان تمام تحقیقات سے اسلامی تعلیم کی خوبصورتی بہت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ یہ تعلیمات انسان کی روحانی ہی نہیں جسمانی صحت اور نشوونما کے لئے بھی کیسے اعلیٰ درجہ کی ہیں اور کس طرح انسان کی مادی و ظاہری خیر اور بھلائی اور فلاح و بہبود کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً یہ ہدایت کہ حلال اور طیب کھاؤ، کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو، حد سے آگے نہ بڑھو، حضرت نبی اکرم کی ہدایت ہے کہ ابھی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لو۔ یہ سب انسان کے فائدے کی نصیحتیں ہیں۔ نماز، روزہ عبادات روحانی ہی نہیں بلکہ جسمانی فوائد بھی رکھتی ہیں۔ والدین خصوصاً بوڑھے والدین سے محبت اور حسن سلوک کی خاص تاکید بھی ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہے۔ دماغی صلاحیتوں کو بڑھاپے کے بداثرات سے بچانے کے لئے یہ ہدایت کیسی واضح ہے کہ مہد سے لحد تک علم حاصل کرو۔ پھر اگرچہ بڑھاپے کے عمل کو آہستہ کیا جا سکتا ہے اور اس کے بداثرات سے بچا تو جا سکتا ہے لیکن 'کل نفس ذائقة الموت' بھی ایک حقیقت ہے اور موت سے کسی کو مفر نہیں۔ البتہ انسان کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے نتیجہ میں یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی اجل مسمّٰی کو پہنچ جائے اور اس سے پہلے موت کے منہ میں نہ جائے۔

(مرسلہ: خلافت لائبریری)

اپنے علم کا فیض دوسروں تک پہنچائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

جلسہ سالانہ قادیان

محمد انعام غوری ، ناظر دعوت و تبلیغ ، قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے اہم اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ :

"صرف طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقات اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے"۔

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

گویا جس مبارک جلسہ کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بناء ڈالی ہے اس کے تین اہم مقاصد ہیں۔

(۱)...... پہلا مقصد حصول علم ہے۔ بنیادی طور پر علم کی دو ہی اقسام ہیں۔ ایک علم الابدان اور دوسرا علم الادیان۔ یعنی سائنس کا علم اور دینیات کا علم۔ دنیا کے سارے علوم انہی دو قسم کے علوم کے گرد گھوم رہے ہیں۔ چونکہ ہمارا جلسہ محض للّٰہی اور دینی اجتماع ہوتا ہے اس لئے زیادہ تر دینیات کے علم پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اور دینیات میں انسانیت، اخلاقیات، روحانیت اور آخرت وغیرہ اہم پہلوؤں کو خاص طور پر اجاگر کیا جاتا ہے۔ نیز سائنس کے ساتھ دینیات اور الٰہیات کی ہم آہنگی پر بھی روشنی ڈالی جاتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"اس جلسہ میں ایسے حقائق سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"۔ (رسالہ آسمانی فیصلہ)

لہٰذا تین روزہ اجلاسات کی تقاریر میں کوشش کی جاتی ہے کہ نہ صرف یہ کہ اہم علوم کے خلاصے بیان کئے جاتے ہیں بلکہ ان کے عملی پہلوؤں کو ایمان افروز مثالوں کے ساتھ بطور ثبوت پیش کر کے حاضرین جلسہ میں ازدیاد علم و ایمان کے ساتھ قوتِ عمل بھی پیدا کی جائے۔ حاضرین جلسہ کو یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ قوت فکر اور قوت عمل کو ترقی دینے کے لئے سب سے اہم خطابات حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہوتے ہیں جو آج کل بفضلہٖ تعالیٰ سیٹلائٹ کے ذریعہ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوتے ہیں۔

ہو سکتا ہے اس سے بعض احباب کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہو کہ پھر تو اپنی اپنی جگہ گھر بیٹھے بھی ڈش انٹینا کے ذریعے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کو سنا اور دیکھا جا سکتا ہے ، ضروری نہیں کہ مقام جلسہ پر حاضر ہوا جائے۔ یہ خیال اس لئے درست نہیں کہ دیگر اہم مقاصد جن کی کچھ تفصیل آگے آ رہی ہے ان کے حصول کے لئے اس بابرکت سفر کا اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اہم مقاصد گھر بیٹھے حاصل نہیں ہو سکتے۔ ہاں اس سے انکار نہیں کہ جو سفر سے مجبور ہیں وہ گھر بیٹھے ایم ٹی اے کی نعمت سے استفادہ کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کی دیگر برکات میں بیتاً شامل ہو کر دعاؤں اور فیوض سے حصہ پا سکتے ہیں۔

(۲)...... دوسرا اہم مقصد جس کا ذکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ ہے "مشورہ امداد اسلام" اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں دین اسلام کی اشاعت و ترقی کے بارہ میں مشورے ہونگے ، اہم فیصلے کئے جائیں گے اور ان پر عملدر آمد کرنے کے لئے عزم اور دعائیں ہونگی۔ یہ مقصد نمایاں طور پر مجلس شوریٰ کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے قادیان کے جلسہ سالانہ کے معاً بعد منعقد کی جاتی ہے۔ جماعتوں سے نمائندے منتخب کر کے اس شوریٰ کے لئے بھجوائے جاتے ہیں (اسی طرح جلسہ سالانہ برطانیہ کے معاً بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں انٹر نیشنل شوریٰ کا انعقاد عمل میں آتا ہے)۔

(۳)...... جلسہ سالانہ کے انعقاد کا تیسرا اہم مقصد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "ملاقاتِ اخوان" بیان فرمایا ہے۔ یعنی بھائیوں سے ملاقات۔ اس کی مزید وضاحت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ارشاد سے ہوتی ہے جس میں حضورؑ فرماتے ہیں :

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا"۔

(رسالہ آسمانی فیصلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت رسول اکرم ﷺ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں جس پاک جماعت کا قیام عمل میں آیا اور جب بین الاقوامی اور عالمی اخوت کی بناء ڈالی گئی ہے اس کے روح پرور نظارے خاص طور پر جلسہ سالانہ کے اجتماع میں نظر آتے ہیں۔ جہاں شرق و غرب ، خشکی اور تری کے علاقوں کے باشندے مختلف رنگ و نسل ، مختلف بولیاں بولنے والے اس طرح باہم ملتے اور روحانی لطف اٹھاتے ہیں جیسے آپس میں سگے بھائی ہوں۔

پھر سب سے بڑھ کر جلسہ سالانہ میں شمولیت کی جو برکت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہیں جو شرکاء جلسہ کے حق میں آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور کی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :

"بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم فرمائے اور ان کی مشکلات و اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر ان کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو"۔

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک ملک میں ہر سال سالانہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور ان جلسوں کی برکات پوری دنیا پر محیط ہو رہی ہیں لیکن ایک وہ مرکزی جلسہ سالانہ جو خلیفہ وقت کی بابرکت موجودگی میں برطانیہ میں ہر سال منعقد ہو رہا ہے اور دوسرا قادیان کا وہ جلسہ سالانہ جس میں اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت نہ بھی فرما سکیں تو اپنے روح پرور افتتاحی خطابات سے حاضرین جلسہ قادیان کی معرفت سے پوری دنیا کے احمدیوں کو فیضیاب فرماتے ہیں، یہ دونوں جلسے اپنی اپنی کیفیت اور خصوصیت کے لحاظ سے انفرادیت اور اہمیت کے حامل ہیں۔

قادیان کے جلسہ سالانہ میں احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک کے احباب کی شمولیت کا اشتیاق یہ ظاہر کرتا ہے کہ انہیں مرکز احمدیت قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین سے کس قدر وابستگی اور محبت ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ یہ پاک سرزمین مامور زمانہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مولد ، مسکن ، مدفن ہے۔ یہاں وہ بابرکت مقامات ہیں جہاں خدا کے روشن نشانات ظاہر ہوئے۔ پس کس کی خواہش نہیں ہوگی کہ وہ قادیان دارالامان پہنچ کر بہشتی مقبرہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر حضرت رسول کریم ﷺ کے اس عظیم روحانی فرزند کے لئے دعا کرے۔ وہ "مسجد مبارک" اور "مسجد اقصیٰ" دیکھیں اور وہاں نمازیں پڑھیں جہاں حضرت امام الزمان علیہ السلام نے نمازیں پڑھیں۔ پھر "بیت الدعاء، بیت الریاضت، بیت الفکر" اور "الدار" کے دیگر شعائر کی زیارت کریں اور دعائیں کریں۔ ہاں ان تمام برکتوں کے حصول کے لئے اس للّٰہی سفر کو اختیار کرنا پڑے گا۔ سفر تو انسان کی زندگی میں آئے دن پیش آتے ہی رہتے ہیں۔ کوئی شادی کے لئے سفر پر جا رہا ہے تو کوئی تجارت کے سلسلہ میں دورہ پر ہے۔ کوئی اپنے عزیز و اقارب کی ملاقات کی غرض سے عازم سفر ہے تو کوئی دنیوی تعلیم یا ملازمت یا علاج وغیرہ کے سلسلہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا ہے۔ غرضیکہ جب تک ایک انسان عدم کے سفر پر روانہ نہیں ہو جاتا تب تک دنیا کے یہ ہنگامے کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آتے۔ لیکن کتنا مبارک ہے وہ سفر جو محض للّٰہ اور دینی اغراض کے تحت اختیار کیا جائے۔ جنہوں نے اب تک یہ مبارک سفر اختیار نہیں کیا یا لمبے عرصہ سے اس مبارک جلسے میں حاضری سے محروم رہے جا رہے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ دنیا کے بکھیڑے کب اپنی خوشی سے آپ کو اجازت دے سکتے ہیں۔ آپ کو خود ہی فرصت نکالنی ہوگی۔ اس کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ ابھی سے اس مبارک سفر کی نیت کر لی جائے اور اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں شروع کر دی جائیں۔ دوسرا یہ کہ دیگر ضروری تدابیر شروع کر دی جائیں مثلاً ملازمت پیشہ افراد کو رخصتوں کا انتظام کرنا ہوگا اور نسبتاً کم مالی استطاعت رکھنے والے احباب کو ابھی سے اخراجات سفر کے لئے سرمایہ جمع کرنے کی فکر کرنا ہوگا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے ہی احباب کے لئے رہنمائی کرتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ :

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی اس جلسہ میں حاضر ہونے کی فکر رکھیں اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا توقف سرمایہ میسر آ جائے گا گویا سفر مفت میسر ہو جائے گا"۔ (آسمانی فیصلہ)

۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے تھے۔ اس سال پچیس ہزار کے قریب احباب قادیان تشریف لائے گزشتہ سال جلسہ سالانہ قادیان کی حاضری پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۹۸ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے پندرہ ہزار حاضری کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔

لہٰذا احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور قادیان دارالامان کی مخصوص برکات کی یاددہانی کراتے ہوئے گزارش کی جاتی ہے کہ اس سال کا جلسہ سالانہ جو حضور انور کی منظوری سے انشاء اللہ ۵ تا ۷ دسمبر ۱۹۹۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا، اس میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت اور عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرما دیں۔ نیز اپنے ساتھ زیر تبلیغ اور نومبائعین احباب کو بھی لانے کی کوشش کریں۔

اسی طرح بیرونی ممالک کے احباب سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ حسب توفیق قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر قادیان دارالامان کے مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی زیارت سے اور اس کی برکات و فیوض سے استفادہ کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

وباللہ التوفیق ☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

Watch Huzur everyday on Intelsat
Get Connected !!
NEW NEWS
SUPER OFFER
Zee-TV Cards
Pay for 10 Months
watch for 12 Months
This offer ends on 10th May
Dec.Rec.LNB & Dish are available
Just call Saeed A.Khan
Tel: 00-49 -8257 1694
Fax: 00-49 -8257 92882
Helpline: 0049 1713435840 (Germany)
Authorised ZEE TV (Agent)

بقیہ "الفضل ڈائجسٹ" از صفحہ ۱۴

ہیں- نیز یوپی میں ۳ پرائمری اور بنگال میں ۵ پرائمری اور ایک سیکنڈری سکول قائم ہیں- مضمون میں مختلف ریاستوں میں ہونے والی شاندار تبلیغی کامیابیوں کا بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے-

-......☆......☆......☆......-

ایک درویش کی یادگذشت

تقسیم ملک کے وقت جب حضرت مصلح موعودؓ نے یہ تحریک فرمائی کہ حفاظت مرکز قادیان کے لئے ہر جماعت سے دو دو نوجوان خود کو پیش کریں تو اس تحریک پر جماعت احمدیہ بمبئی کے کئی افراد نے لبیک کہا- چنانچہ انتخاب کے لئے قرعہ اندازی ہوئی اور کنور (کیرلہ) کے دو خدام کو، جو بسلسلہ ملازمت بمبئی میں مقیم تھے، قادیان جانے کی سعادت نصیب ہوئی- یہ تھے محترم پی، محمد کینانور صاحب (عمر ۲۰ سال) اور آپکے بھانجے مکرم زین العابدین صاحب (عمر ۱۹ سال)- اول الذکر کی زبانی ان کی کہانی مکرم محمد عمر صاحب کے قلم سے "بدر" کی اس خصوصی اشاعت میں شامل ہے-

دونوں منتخب خدام کو جب قادیان کیلئے فوری رخت سفر باندھنے کی ہدایت ملی تو اس وقت شمالی ہندوستان شدید فسادات کی لپیٹ میں تھا اور دہلی کے راستے قادیان جانا اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا تھا- وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں اطلاع ملی کہ بمبئی سے ایک بحری جہاز ہندوؤں کو لانے کیلئے کراچی جارہا ہے تو بڑی مشکل سے ہمیں بھی اس میں جانے کی اجازت اور ٹکٹ مل گئی- کراچی پہنچنے کے اگلے روز ہی ہم بذریعہ ٹرین لاہور روانہ ہوئے- ٹرین میں رش اتنا تھا کہ لوگ چھتوں پر بھی سوار تھے- یہ سارا راستہ بغیر کچھ کھائے پیئے، اکڑوں بیٹھے ہوئے گزارا اور نیم مردہ حالت میں لاہور سٹیشن پہنچے- وہاں بھی چائے نہ مل سکی- اسی حالت میں ایک گھوڑا گاڑی کے ذریعے رتن باغ پہنچے اور مہاجر کیمپ میں جاتے ہی اپنا مدعا بیان کیا- دفتر کے افسران نے قادیان بھجوانے کے بارے میں تردد کا اظہار کیا تو ہم نے حضورؓ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی- حضورؓ نے ہماری درخواست سن کر فرمایا کہ ہم دونوں کے قادیان جانے کا انتظام کیا جائے گا-...... ابھی دس بارہ دن ہی مہاجر کیمپ میں گزارے تھے کہ ایک صبح آٹھ مسلمانوں کو ایک ٹرک میں جگہ مل گئی جو ہندوؤں اور سکھوں کو لے کر قادیان جارہا تھا- ہم بھی ان میں شامل تھے- لیکن سرحد پر پہنچتے ہی مسلمانوں کو اترنے پر مجبور کر دیا گیا اور ہم واپس کیمپ میں پہنچ گئے- پھر چند دن بعد ایک وین کے ذریعے ہم صرف ایک جوڑا ساتھ لے کر قادیان روانہ ہوئے- وین کے ساتھ ۱۲ ٹرک بھی تھے جن پر ۳۱۳ درویشان کے علاوہ باقی احباب کو پاکستان بھیج دیا جاتا تھا- قادیان تک سارے سفر میں کوئی کھانا نہیں ملا تھا- قادیان پہنچے تو مسلسل کئی ہفتوں کے تکلیف دہ سفر اور غذا نہ ملنے سے ہمیں خونی اسہال شروع ہوگئے- اس وقت قادیان میں کوئی ڈاکٹر نہیں تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے معجزانہ شفا عطا فرمائی-

قادیان پہنچ کر میری حفاظتی ڈیوٹی رات ۱۲ سے ۲ بجے تک اور میرے ساتھی زین العابدین صاحب کی ۲ سے ۴ بجے تک مقرر ہوئی- لیکن ہم دونوں اکٹھے ۱۲ سے ۴ بجے تک ڈیوٹی سرانجام دیتے- پھر مسجد مبارک جاکر نماز تہجد ادا کرتے اور فجر کے بعد بہشتی مقبرہ جاکر دعا کرتے- پھر لنگر خانہ سے دو دو روٹی اور پتلی دال کھاکر ٹھیک ۱۰ بجے دوبارہ بہشتی مقبرہ میں پہنچ جاتے جہاں دیگر درویشوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ کی چاردیواری کی تعمیر کا کام کرتے اور دوپہر کو نہادھو کر ظہر کی نماز پڑھتے اور پھر عصر تک آرام کرتے- ایسے میں شدت کی بھوک لگا کرتی لیکن سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہ تھا- اگر جیب میں پیسہ ہوتا تو بھی کھانے کی کوئی چیز دستیاب نہ تھی- ہمیں دو وقت کی روٹی کے علاوہ دیگر ضروریات کے لئے ۵ روپے ماہوار ملا کرتے تھے-

ہم اگرچہ تین ماہ کے لئے یہاں آئے تھے لیکن حالات کے پیش نظر ۷ ماہ تک رہنے کی سعادت نصیب ہوئی- تب تک ہم صحیح معانی میں درویش بن چکے تھے، قمیصیں پھٹنے لگی تھیں اور پینٹ پاجامہ میں تبدیل ہو گئی تھی- جوتے پھٹ گئے تھے، مرمت کے لئے پیسے بھی نہیں تھے اور ہندو بازار میں جانے کی اجازت بھی نہیں تھی-...... ایک شام حضرت مولانا عبدالرحمٰن جٹ صاحب نے ہمیں بلا کر فرمایا کہ تین چار دنوں میں یہاں سے پاکستان کیلئے ایک بس جائے گی، آپ دونوں بھی تیار ہو جائیں- اگلے روز ہم نے حضرت جٹ صاحب سے عرض کیا کہ ہمیں اتنے مہینوں میں سارا قادیان بھی دیکھنے کی سعادت نہیں ملی- انہوں نے ایک خادم کو بلا کر منارۃ المسیح کی چابی دی اور فرمایا کہ صرف نصف تک چڑھنے کی اجازت ہے، کیونکہ اوپر جانا خطرے سے خالی نہیں- چنانچہ ہم نے نصف حصہ تک چڑھ کر پورے شہر کا نظارہ کرنے کی سعادت حاصل کی-

۲۳ رمئی ۴۸ء کو ہم ۲۰ رافراد قادیان سے روانہ ہو کر لاہور پہنچے اور عصر کی نماز حضرت مصلح موعودؓ کی اقتداء میں پڑھی- چونکہ قانون میں تبدیلی ہونے کی وجہ سے جلد ہی ویزے کی پابندی شروع ہونے والی تھی اسلئے حضورؓ کے ارشاد پر ہم اسی دن شام کو لاہور سے کراچی کے لئے روانہ ہوگئے جہاں ایک دن کے قیام کے بعد بحری جہاز کے ذریعے بمبئی پہنچ گئے-

-......☆......☆......☆......-

احمدیہ ہسپتال قادیان

تقسیم ہند کے بعد سے نور ہسپتال اگرچہ جماعت کی ملکیت میں تو ہے لیکن سرکاری ہسپتال کے طور پر کام کر رہا ہے- ۴۷ء میں یہ ہسپتال جماعت کے قبضے سے نکل گیا تھا اور اس کا سامان لوٹ لیا گیا تھا یا تباہ کر دیا گیا تھا- حتیٰ کہ فرسٹ ایڈ کا سامان بھی میسر نہ رہا تھا- اس بے سروسامانی کے عالم میں جنوری ۴۸ء تک محترم میجر ڈاکٹر محمود احمد صاحب (جنہیں بعد میں کوئٹہ میں شہید کر دیا گیا تھا) طبّی خدمات بجالاتے رہے- پھر یہ فریضہ کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے سپرد ساڑھے سات برس تک رہا-

جب احمدیوں کے بائیکاٹ کا المیہ پیش آیا تو اس کے کچھ ہی روز بعد ایک غیر مسلم بڑھیا بہشتی مقبرہ میں آئی اور وہاں موجود احمدی دوستوں سے کہنے لگی کہ تم نیک لوگ ہو اس مقدس مزار پر میرے بیمار داماد کی شفایابی کے لئے دعا کرو- احمدیوں نے کہا کہ دعا تو کریں گے لیکن اپنے داماد کو ہمارے ڈاکٹر کو بھی دکھادو- چنانچہ اگلے روز ہی وہ بڑھیا اپنے مریض کو چارپائی پر ڈلوا کر وہاں لے آئی، ڈاکٹر صاحب نے بہشتی مقبرہ کے پاس جاکر مریض کا معائنہ کیا اور دوا بھجوادی- چند روز بعد ہی وہ مریض خود ڈاکٹر صاحب کی دوکان پر بعض اور مریضوں کو لے کر آگیا اور اس طرح سے بائیکاٹ عملاً بیکار ہو گیا-

پھر دن بدن غیر مسلم مریضوں کی تعداد بڑھنے لگی اور مئی ۴۸ء میں قریباً ایک سو مریض روزانہ آنے لگے-

چونکہ ہسپتال میں سامان اور دوائیں دستیاب نہیں تھیں اس لئے صدر انجمن کی ابتدائی گرانٹ کے بعد مزید دواؤں کی خرید کیلئے ذی استطاعت مریضوں سے معمولی فیس لینی شروع کی گئی- غرباء کا علاج مفت ہی کیا جاتا رہا- اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت دی کہ جلد ہی دوکان کو ہسپتال میں تبدیل کر دیا گیا- ۴۸ء میں آوٹ ڈور مریضوں کی تعداد ۳۱ ہزار سے زیادہ تھی اور ۵۰ء میں ۴۱ ہزار سے زیادہ- ۵۱ء میں نور ہسپتال میں لیبارٹری کا بھی آغاز کر دیا گیا-......

جون ۹۱ء سے نور ہسپتال کو نئی مکمل صورت میں جاری کیا گیا ہے اور اب یہاں لیڈی ڈاکٹر کے علاوہ X-ray، ECG، زچگی وارڈ، آپریشن وغیرہ کی سہولیات بھی موجود ہیں- ہسپتال کی زیرنگرانی علاقے میں متعدد میڈیکل فری کیمپ لگائے جاچکے ہیں...... اور یہ ہسپتال پورے علاقے میں فلاحی خدمات کے لئے مشہور ہے-

عطا کر جاہ و عزت دو جہاں میں — ملے عظمت زمین و آسماں میں
بنیں ہم بلبلیں بُستانِ احمدؐ — رہے برکت ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنّت — ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں
ہماری نسل کو یا رب بڑھا دے — ہمیں آباد کر کون و مکاں میں
ہماری بات میں برکت ہو ایسی — کہ ڈالے روح مردہ استخواں میں
الٰہی نور تیرا جاگزیں ہو — زباں میں، سینہ میں، دل میں، دِہاں میں
غم و رنج و مصیبت سے بچا کر — ہمیشہ رکھ ہمیں اپنی اماں میں
بنیں ہم سب کے سب خدّامِ احمدؑ — کلام اللہ پھیلائیں جہاں میں
عطا کر عمر و صحت ہم کو یا ربّ — ہمیں مت ڈال پیارے امتحاں میں
یہ ہوں میری دعائیں ساری مقبول — ملے عزت ہمیں دونوں جہاں میں
ترا وہ فضل نازل ہو الٰہی! — کہ اُٹھے شور یہ کون و مکاں میں

خدا نے دی ہے تم کو کامرانی
فَسُبحانَ الّذِی اَوفَے الاَمَانِی

(انتخاب از کلام محمود)

SATELLITE WAREHOUSE

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، آسٹریلیا)

نمک کا زیادہ استعمال

نقصان دہ ہے یا فائدہ مند

پہلے کہتے تھے کہ نمک کم استعمال کرو کیونکہ نمک زیادہ کھانے سے آدمی ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہو کر امراض قلب وغیرہ کے ہاتھوں بے وقت موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن اب ایک متنازع تحقیق یہ کہتی ہے کہ جو لوگ نمک کم کھاتے ہیں موت ان کو وقت سے پہلے آن لیتی ہے۔ (وقت سے مراد انسان کی وہ طبعی حیاتیاتی عمر یعنی Biological Survival مراد ہے جو ہر انسان کے اپنے جینز (Genes) پر لکھی ہوتی ہے)۔

بعض ماہرین کو اس رپورٹ کے نتائج سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں لوگوں کو نمک کے استعمال میں اعتدال سے ہی کام لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو یہ خبر پڑھتے ہی آپ نمک دانی ہاتھ میں پکڑ لیں اور پرانی کسریں نکالنی شروع کر دیں۔

نیویارک کے ڈاکٹر مائیکل ایلڈرمین کی یہ تحقیق "دی لانسٹ" رسالہ میں شائع ہوئی ہے۔ اور اس میں یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ حکومت نے شہریوں کو کم نمک کھانے کی جو ہدایت کی ہوئی ہے اس کو ختم کرنے پر غور کرے۔

ڈاکٹر ایلڈرمین نے ۱۹۷۶ء میں ایک جیسی عمر اور صحت والے ۱۱۳۴۶ افراد اپنے زیر مطالعہ رکھے ان میں سے ایک حصہ بہت زیادہ نمک کھاتا تھا اور دوسرا بہت کم۔ ان کا اصل مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ نمک میں موجود سوڈیم کا موت سے کیا تعلق ہے (نمک سوڈیم کلورائیڈ ہوتا ہے)۔ ۱۹۹۲ء زیر مطالعہ افراد میں سے ۳۹۲۳ افراد فوت ہو گئے تھے۔ مرنے والوں میں زیادہ نمک کو کھانے والے ایک ہزار افراد میں سے ۱۹ تھے اور جو بہت کم نمک استعمال کرتے تھے ان کی تعداد ایک ہزار میں ۲۳ تھی۔ جو لوگ نسبتاً ایک گرام روزانہ نمک کھاتے تھے ان کی اموات دس فیصد کم تھیں۔

(سڈنی ہیرلڈ ۱۴.۳.۹۸)

نمک بے چارہ بھی کہتا ہوگا کہ ربع صدی تک مجھے سفید زہر کا نام دے کر بدنام کیا جاتا رہا اور جب ایک پوری نسل کے خاصے حصہ نے مجھ سے حتی المقدور بے التفاتی برتتے ہوئے اپنی عادت ہی نیم پھیکا کھانا کھانے کی بنالی تو اب پھر میری تعریف ہونے لگی اور خوبیوں کے تذکرے ہونے لگے۔

اور کچھ "نمک خوار" سوچتے ہوں گے۔

کس کا یقین کیجئے کس کا یقیں نہ کیجئے
لائے ہیں اس کی بزم سے یار خبر الگ الگ

مشتری کے برفانی چاند "یوروپا" پر زندگی ہونے کا امکان

ہمارے سورج کے گرد نو سیارے گردش کر رہے ہیں جن کے نام عطارد (Mercury)، زہرہ (Venus)، زمین (Earth)، مریخ (Mars)، مشتری (Jupiter)، زحل (Saturn)، یورانس (Uranus)، نیپچون (Neptune)، اور پلوٹو (Pluto) ہیں۔ ان میں سب سے بڑا سیارہ مشتری ہے۔ یہ سب سیارے اپنے ستارے یعنی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ آگے ان سیاروں کے اپنے اپنے چاند ہیں جو اپنے سیارے کے گرد رات دن چکر لگاتے رہتے ہیں۔ (خدا کا کیسا اعلیٰ نظام ہے۔ اور اس کے جسمانی اور روحانی نظام کیسے ایک دوسرے کے مشابہ ہیں)۔

مشتری کے کئی چاند ہیں جن میں سے ایک کا نام یوروپا (Eupora) ہے۔ (لگتا ہے یورپ کے سائنس دانوں نے اسے اپنے براعظم کا نام دے دیا ہے) اس پر زندگی کے امکان کا جائزہ امریکہ کے سائنسی ادارہ The American Association for the advancement of Science نے اپنے ۱۹۹۷ء کے اجلاس میں لیا جو بہت دلچسپی کا حامل ہے۔

اجلاس میں بتلایا گیا کہ زمین سے باہر زندگی کی تلاش کرنے کے لئے یوروپا سے بہتر کوئی جگہ نہیں (لہذا اس غرض کے لئے مریخ کو چھوڑیں اور یوروپا کے گرد ہو جائیں)۔ امریکہ کے جیولاجیکل سروے (Geological Survey) کے ڈاکٹر یوجین شومیکر (Dr Eugene Shoemaker) نے بتایا کہ ہمارے نظام شمسی میں زمین کے علاوہ صرف یوروپا ہے جہاں پانی کا سمندر پایا جاتا ہے اس لئے مجھے اگر کہیں زندگی تلاش کرنی ہو تو میں وہیں کرونگا۔

نیویارک سٹیٹ کی کارنیل یونیورسٹی کے سائنس دان Dr Steven Squyres نے ڈاکٹر شومیکر سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ گیلیلو خلائی جہاز (Galileo Spacecraft) نے جو تصویریں بھیجی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یوروپا پر چار سو کلومیٹر گہرا برف کا سمندر ہے۔ یوروپا کا اندرونی حصہ گرم ہے جس کی وجہ وہ گرمی کی لہریں ہیں جو اس وقت پیدا ہوئیں جب یوروپا کے قریبی چاند Io اور Ganymede نے اپنی کشش ثقل کی کھینچا تانی سے یوروپا کو اس کے موجودہ مدار میں استوار کیا تھا۔ چنانچہ پانی کے سمندر کے نیچے آتش فشانی کا سلسلہ جاری ہے جس سے اس طرح کا ماحول پیدا ہو گیا ہوگا جیسا زمین کے سمندروں کی تہ میں گرم پانی کے راستوں (Hydro-thermal Vents) کے ارد گرد ہوتا ہے اسطرح کی جگہوں پر ایسے بکٹیریا اور ریڑھ کی ہڈی والے جانور اپنا بسیرا بنا لیتے ہیں جو گرمی تاریکی اور گندھک (Sulphur) کو پسند کرتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے واشنگٹن یونیورسٹی کے پروفیسر John Delaney نے کہا کہ اگر یوروپا کے حالات واقعی ایسے ہیں تو وہاں زندگی پانے کے امکانات بہت روشن ہیں۔ (سڈنی ہیرلڈ ۱۸.۲.۹۷)

پس کچھ عجب نہیں کہ یوروپا کے ماحول سے مناسبت رکھنے والی مخلوق خدا نے وہاں بھی پیدا کر رکھی ہو۔

واللہ اعلم بالصواب۔ ☆......☆......☆

پروفیسر عبدالسلام صاحب مرحوم

(قریشی داؤد احمد ساجد، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل، گھانا)

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی عالمی سائنسی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ خصوصی طور پر آپ تیسری دنیا کے ممالک بشمول افریقی ممالک کے لئے جو خدمات بجا لائے وہ بہت نمایاں اور قابل قدر ہیں۔ چنانچہ ہر موقعہ پر ان خدمات کو افریقی ممالک میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم نے افریقی ممالک کو اُس وقت اپنی خدمات سے مستفیض کرنا شروع کیا جب آپ امپیریل کالج آف سائنس میں پروفیسر تھے۔ اُس دور میں آپ کو کئی افریقی طلباء کو سائنسی علوم سے روشناس کرانے کا موقع ملا۔ ان شاگردوں میں سے گھانا سے تعلق رکھنے والے دو شاگرد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول پروفیسر ڈاکٹر Alottey ہیں جو آج کل گھانا اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ہیں۔ اور دنیا بھر میں ایک مشہور سائنس دان کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر پروفیسر Acheampong ہیں جو آج کل یونیورسٹی آف گھانا لیگون (Lagon) میں شعبہ ریاضی کے صدر ہیں نیز آپ یونیورسٹی آف گھانا لیگون کے پرو وائس چانسلر بھی رہ چکے ہیں۔

گھانا کے پہلے ہیڈ آف سٹیٹ ڈاکٹر کوامے نکرومہ نے آزادی کے بعد ۱۹۶۰ء کے عشرہ میں گھانا میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کروایا۔ جس کا مقصد اس بات کا جائزہ لینا تھا کہ دنیا میں ایٹمی توانائی کو پرامن مقاصد کے لئے کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نسبت سے کانفرنس کو یہ نام دیا گیا "The World without the Bomb Conference"۔ چونکہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم بھی اس میدان میں خاص شہرت رکھتے تھے کہ دنیا میں ایٹمی توانائی کو پرامن مقاصد کے لئے کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے اس لئے ڈاکٹر کوامے نکرومہ نے خصوصی طور پر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے مدعو کیا۔

ایک موقعہ پر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم ایک سیمینار میں شرکت کے سلسلہ میں نائجیریا تشریف لائے۔ سیمینار کے اختتام پر آپ کا پروگرام گھانا تشریف لا کر ہیڈ آف سٹیٹ سے ملاقات کرنے کا تھا۔ چنانچہ ایک روز مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے دونوں شاگرد پروفیسر ڈاکٹر الوٹے (Alottey) اور پروفیسر Achwampong مشن ہاؤس تشریف لائے اور مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب مولانا عبدالوہاب آدم صاحب سے ملے اور بتایا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کا پروگرام گھانا تشریف لانے کا ہے تاکہ وہ ہیڈ آف سٹیٹ سے ملاقات کریں لیکن ہمیں یہ بھی علم ہے کہ گھانا پہنچنے پر سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر صاحب مشن ہاؤس آنے کی خواہش کریں گے اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ آپ کو قبل از وقت مطلع کر دیں تا ایسا نہ ہو کہ وہ غیر متوقع طور پر تشریف لے آویں اور آپ استقبال وغیرہ کے لئے تیار نہ ہوں۔

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ عیسائی ہونے کے باوجود مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی جماعت سے لگاؤ اور محبت سے کس حد تک متاثر تھے۔

ایک موقع پر یونیورسٹی آف گھانا نے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کو ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر گھانا کی طرف سے اعزازی ڈگری دینے کا فیصلہ کیا۔ ان کی خواہش تھی کہ مکرم ڈاکٹر صاحب ڈگری وصول کرنے گھانا تشریف لائیں لیکن بعض مصروفیات کے پیش نظر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر جناب Akilakpa Sawyer جو اس وقت یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے بذات خود ڈگری پیش کرنے کے لئے Trieste (اٹلی) تشریف لے گئے۔ ان کی گھانا واپسی کے بعد ایک ملاقات میں مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب صاحب آدم، امیر و مشنری انچارج گھانا نے مکرم پروفیسر صاحب سے کہا کہ انہیں اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو یہ اعزاز دیا۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر Akilakpa Sawyer صاحب نے برملا کہا کہ ایسی بات نہیں۔ یہ تو ہمارے لئے ایک بڑا اعزاز ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب نے ہماری پیشکش قبول فرمائی۔

حال ہی میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم کی سالگرہ Trieste (اٹلی) میں منائی گئی۔ اس موقعہ پر گھانا کی طرف سے پروفیسر Acheampong تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی خدمات کے بارہ میں ایک مقالہ پڑھا جس میں انہوں نے تفصیل سے مکرم ڈاکٹر صاحب کی سائنسی خدمات کے علاوہ یہ بھی ذکر کیا کہ کس طرح امپیریل کالج آف سائنس میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے محبت اور شفقت سے افریقی طلباء کو پڑھایا اور پھر بعد میں اپنے سنٹر میں مزید تحقیق کے مواقع بہم پہنچائے۔

مکرم پروفیسر Acheampong کی تقریر کا مکمل متن گھانا کے ایک مشہور اخبار The Ghanian Chronicle میں شائع کیا گیا ہے۔

ان چند واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ افریقہ کے لئے مکرم ڈاکٹر صاحب نے جو سائنسی خدمات کیں انہیں آج بھی عقیدت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جس طرح آپ کی خواہش تھی کہ تیسری دنیا کے ممالک اپنے پروگراموں میں سائنس کو جگہ دیں آپ کی یہ خواہش بطریق احسن پوری ہو۔ آمین۔

☆......☆......☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں- انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ہمراہ ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

"بدر" کا جلسہ سالانہ نمبر

ہفت روزہ "بدر" قادیان کا ۱۸ تا ۲۵؍دسمبر ۹۷ء کا شمارہ جلسہ سالانہ نمبر اور آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے حوالے سے بھی خصوصی اشاعت ہے جس میں معمول کے مضامین کے علاوہ بہت سے تاریخی اور تحقیقی مضامین اور خصوصی پیغامات شامل اشاعت ہیں- حضرت امیر المومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر قادیان ۱۹۹۱ء کی تفصیلی رپورٹ اور مرکز احمدیت قادیان کے حوالے سے اہم واقعات کا پچاس سالہ تاریخ وار خاکہ بھی اس شمارے کی زینت ہیں- رنگین تصاویر کے سرورق سے مزین یہ شمارہ مجموعی طور پر ایک عمدہ پیشکش ہے- اس خصوصی اشاعت کے اہم مضامین کا اختصار کے ساتھ بیان درج ذیل ہے-

-......☆......☆......☆......-

دورِ درویشی کی ابتداء

محترم ملک صلاح الدین صاحب ۴۷ء کے بعد کے ابتدائی درویشان کے حالات بیان کرتے لکھتے ہیں کہ ایک لمبے عرصہ تک درویشان قادیان میں محصور ہو کر رہ گئے- نہ کوئی باہر جاسکتا تھا اور نہ ہی کوئی چیز باہر سے منگوائی جاسکتی تھی- صرف گندم ابال کر کھائی جاتی اور مرکز کی حفاظت کے لئے دن رات مستقل ڈیوٹی دی جاتی- حضرت مولوی عبدالرحمٰن جٹ صاحب امیر مقامی تھے- خزانہ میں پیسہ نہیں تھا اسلئے کفایت اس حد تک تھی کہ باتنخواہ کارکنان کے سوا دوسروں کو لنگر سے کھانا اور دیگر ضروریات کیلئے پانچ روپے ماہوار ملا کرتے تھے- پھر آہستہ آہستہ احمدیوں نے بازار جانا شروع کیا- ابتداء میں بازار جانے والوں کے نام ایک کاپی میں نوٹ کئے جاتے اور ان کے واپس آنے پر بھی اندراج ہوتا- بٹالہ اور امرتسر جانا پڑتا تو تھانے میں رپٹ درج کی جاتی اور سلسلہ کے خرچ پر ایک سپاہی ساتھ جاتا- آہستہ آہستہ حصار میں نرمی ہونے لگی لیکن جب جلسہ سالانہ ۴۷ء کا انعقاد مسجد اقصیٰ کے برآمدہ کے شمالی حصہ میں ہوا تو اس میں "داغ ہجرت" کی پیشگوئی کے حوالے سے یہ بیان کیا گیا کہ یہ ہجرت مقدر تھی اور انشاء اللہ واپسی بھی ہوگی ...... اس اعلان پر جماعت کا شدید بائیکاٹ کیا گیا اور کوئی چیز بھی قادیان میں پہنچنے نہ دی جاتی تھی- احمدی دوبارہ محصور ہو کر رہ گئے ...... ان حالات میں حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات یہ تھیں کہ خرچ بہت کم کیا جائے، غیر مسلموں سے حسن سلوک کیا جائے اور دعائیں بہت کی جائیں...... حضورؓ نے ایک درویش سے یہ بھی فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کی ذمہ داری نہ ہوتی تو میں بھی قادیان کے درویشوں میں ٹھہرتا-

آہستہ آہستہ درویشوں نے اپنے اہل خانہ منگوانے شروع کردیئے- جماعتی حالات اس حد تک دگرگوں تھے کہ جماعتی رقم جو بنک میں جمع تھی اس کے دینے سے بھی انکار ہوگیا- جماعتی جائیدادیں چھین لی گئیں اور درویشان کے محلّہ پر بھی کرایہ عائد کردیا گیا...... ایسے تکلیف دہ حالات میں حضرت مصلح موعودؓ نے درویشان کے نام یہ پیغام ارسال فرمایا کہ میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں- نیز نصیحت فرمائی کہ تم نرمی کرو اور عفو سے کام لو تو اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ میں حاکموں کے بھی دل ہیں وہ ان کے دلوں کو بدل دے گا یا ایسے حاکم بھیج دے گا جو انصاف اور رحم کرنا جانتے ہوں- **تم لوگ جن کو قادیان میں رہنے کا موقع ملا ہے تاریخ احمدیت میں عزت کے ساتھ یاد کئے جاؤ گے اور آنے والی نسلیں تمہارا نام عزت اور احترام سے لیں گی- اپنی آنکھیں نیچی رکھو لیکن اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرو-**

بعد ازاں مسلسل کوششوں اور حکام سے ملاقاتیں کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تقریباً تمام معاملات میں کامیابی عطا فرمائی- جب حالات معمول پر آگئے تو پھر سکول اور کالج بھی کھل گئے، تحریک جدید کے دفاتر جاری ہوئے، ۵۱ء میں اخبار "بدر" بھی جاری کردیا گیا اور پھر وقف جدید کی نظامت بھی قائم ہوگئی-

-......☆......☆......☆......-

داستانِ درویش

مکرم خورشید احمد پربھاکر صاحب کو بھی درویشِ قادیان ہونے کی سعادت حاصل ہوئی- وہ بیان کرتے ہیں کہ ...... بیوی کی وفات کے بعد ماتم پُرسی کے ایام ختم ہوئے تو میں نے اپنی ضعیفہ مریضہ والدہ سے قادیان جانے کی اجازت مانگی- والدہ نے حسرت دیکھا، ممتا کے مارے روتے ہوئے پیار دے کر کہا "اچھا، بیٹا! جاؤ خدا کے سپرد"- دوسرے روز میں نے ماں کی شفقتوں سے محروم ۴ماہ کے بیٹے کے سر پر پیار بھرا آخری ہاتھ پھیرا، چھوٹی ہمشیرہ، چھوٹے بھائی اور چند دن کی مہمان مریضہ والدہ کو روتا ہوا چھوڑ کر قادیان روانہ ہوگیا- یہ اکتوبر ۴۷ء کا مہینہ تھا- اس کے بعد میں نے اپنی مشفقہ ماں کو کبھی نہیں دیکھا- ایک عرصے بعد مجھے اطلاع ملی کہ میرے گھر سے نکلنے کے ۱۲ دن بعد ان کی وفات ہوگئی تھی-......

اس کے بعد وہ سخت مشکل اور نامساعد حالات کی تصویر کشی کرتے ہیں جن سے گزر کر وہ درویشی کی سعادت حاصل کرنے کے لئے قادیان پہنچے- اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر قدم قدم پر ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں درویشانِ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق بخشی- یہ ذکر بہت ہی دل پر اثر کرنے والا ہے-

-......☆......☆......☆......-

پچاس سالہ کامیابیوں کا خاکہ

بھارت میں جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ تبلیغی و تربیتی مساعی بیان کرتے ہوئے مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب رقمطراز ہیں کہ تقسیم ملک کے وقت بیعتوں کی تعداد قریباً رک گئی تھی- اور ۵۳ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر جب مبلغین کا جال پورے ملک میں پھیلایا گیا تو پہلے سال میں ۱۸۶ بیعتیں ہوئیں- پھر یہ تعداد کئی سال تک سینکڑوں میں ہی رہی حتیٰ کہ حضرت خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں سے ۹۳ء میں پہلی بار یہ تعداد ہزاروں میں داخل ہوئی اور جلد ہی ۹۶ء میں لاکھوں میں- بھارت کی آزادی کی گولڈن جوبلی کے سال ۹۷ء میں دو لاکھ ستاسی ہزار سے زیادہ افراد نے قبول حق کی توفیق پائی-......

تقسیم ملک کے بعد قادیان کی ۱۹ مساجد میں سے صرف ۳ آباد رہ سکیں- تاہم اب تین دیگر مساجد کو بھی آباد رکھا جاتا ہے- تقسیم کے بعد پہلی مسجد کا سنگ بنیاد کلکتہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۹؍ستمبر ۱۹۶۲ء کو رکھا تھا- اِس وقت بھارت میں ۲۹۵ احمدیہ مساجد اور ۷۷ مشن ہاؤسز ہیں-

بھارت کے کئی کیبل آپریٹر اپنے ناظرین کی خواہش پر MTA کی نشریات بھی دکھاتے ہیں اور جماعتی سطح پر بھی ۲۳۶ سینٹر قائم ہیں- دیگر TV سٹیشنوں سے ۹۷ء میں جماعت کے ۳۳ پروگرام پیش کئے گئے-

تقسیم ملک سے قبل جلسہ سالانہ نہایت شان سے منعقد ہوتا تھا- ۴۶ء میں جلسہ کی حاضری ۳۶ ہزار تھی لیکن ۴۷ء کے مخدوش حالات میں باہر سے کوئی مہمان نہ آسکا- ۴۸ء میں صرف ۶۶؍ احباب شامل ہوئے- تقسیم ملک کے بعد کا سب سے بڑا جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء کا تھا جس میں ۵۲ ممالک کے ۲۵ ہزار احباب شامل ہوئے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی-

-......☆......☆......☆......-

مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب اپنے مضمون میں **جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ تعلیمی خدمات** پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آزادی کے بعد ۱۶؍فروری ۴۹ء کو از سر نو تعلیم الاسلام ہائی سکول کا اجراء ۳ طلبہ سے ہوا- اِس وقت ۲۹۲ بچے اور ۱۵؍اساتذہ اس ادارہ سے منسلک ہیں- ۵۲ء میں نصرت گرلز سکول کا دوبارہ آغاز ہوگیا جبکہ نصرت گرلز کالج کا آغاز یکم اکتوبر ۸۷ء کو ہوا- تقسیم ملک کے بعد حالات درست ہونے پر مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس ۴ طلبہ سے شروع کی گئی تھی- ۹۰ء میں مدرسۃالمعلمین کا آغاز بھی ہوگیا-

قادیان کے علاوہ بھارت میں کئی مقامات پر ہمارے سکول قائم ہیں- ۹۲ء میں کیرلہ میں چار سکول قائم کئے گئے، آسام میں ۹۱ء میں ایک سکول جاری ہوا- کشمیر میں چھ سکول قائم ہیں اور بھرت پور اور سلوری گھاٹ میں بھی سکول جاری ہیں-

بھارت کے ۲۰ شہروں میں احمدیہ لائبریریاں قائم ہیں اور مرکزی لائبریری قادیان میں مختلف علوم پر ۵۰ ہزار سے زیادہ کتب موجود ہیں-

-......☆......☆......☆......-

مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی اپنے مضمون میں تحریک جدید کا ۵۰ سالہ مالی گوشوارہ پیش کرنے کے بعد نیپال، بھوٹان اور سکم میں **تحریک جدید کی مساعی** کا مختصر ذکر کرتے ہیں-

بھارت کے شمال میں واقع، دنیا کے سرکاری طور پر واحد ہندو ملک نیپال میں ۱۹۸۵ء میں احمدیہ مسلم مشن قائم کیا گیا تھا- ابتداء میں بہت سی پابندیاں تھیں جو آہستہ آہستہ دور ہوگئیں اور اب کئی مقامات پر جماعتیں اور مشن موجود ہیں جن میں مرکزی مبلغین اور مقامی معلّمین متعین ہیں، MTA کی سہولت بھی میسر ہے- اس وقت نیپال اور بھوٹان کے ۳۵ طلبہ قادیان میں تعلیم حاصل کررہے ہیں- کلکتہ میں نیپال اور ملحقہ علاقہ کے عارضی معلّمین کی تربیت کیلئے بھی ایک مرکز قائم ہے- نیپال میں تین مقامات پر سکول جاری ہیں- فلاحی پروگرام بھی بنائے جاتے ہیں-

بھارت کا ایک اور ہمسایہ ملک بھوٹان ہے جس کا پورا ملک پہاڑی علاقہ پر مشتمل ہے، بھارت کے صوبہ بنگال کے ساتھ اس کی سرحد لگتی ہیں- بھوٹان میں بدھ مذہب والوں کی اکثریت ہے- قانونی پابندیوں کی وجہ سے اگرچہ یہاں باقاعدہ مشن ہاؤس قائم نہیں کیا جاسکا تاہم بھوٹان کے بارڈر کے ساتھ بنگال میں شاندار مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر کی گئی ہے اور بھوٹان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت دن بدن پھیل رہی ہے-

بھارت کے ایک اور ہمسایہ ملک سکم کے دارالحکومت میں بھی احمدیہ مسلم مشن ہاؤس موجود ہے اور جماعت باقاعدہ رجسٹرڈ ہے-

ایک رپورٹ کے مطابق بھارت کے ۷۰۰ بچے اب تک تحریک وقف نو میں شامل ہیں-

-......☆......☆......☆......-

مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب **وقف جدید بیرون کی خدمات** کے حوالے سے اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں کہ اس تحریک کے تحت ۹ سکول اور مدرسۃالمعلمین قادیان چلائے جارہے

بقیہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

MTV Muslim AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

01/05/98 - 07/05/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 1st May 1998 — 3 Muharrum

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Sura Al-Baqara
01.00	Liqaa Ma'al Arab - Session 221,
02.05	Quiz Programme - History of Ahmadiyyat, Part 37
03.00	Urdu Class - Lesson 229 , (R)
04.15	Learning Dutch - Lesson 13 pt1
04.50	Homoeopathy Class with Huzoor - Lesson 121 (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40	Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran -Sura Al-Baqara
07.00	Pushto programme
07.25	M.T.A Variety
08.05	From the Archives - Tabarrukat speech by Maulana Abu ul Ata sb.
09.05	Liqaa Ma'al Arab - Session 221,
10.10	Urdu Class - Lesson 229,
11.25	Computers for Everyone p57
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.40	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon, Live
14.05	Bengali Programme: Divine signs & Manifestation
14.35	Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec. 27/04/98
15.40	Liqaa Ma'al Arab with Huzoor Session no.28/04/98
16.50	Friday Sermon ,01.05.98 (R)
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class - (New) Rec. 29/04/98
19.35	German Service: Willkommen in Deutschland, Die Kleine welt der Talente
20.35	Children's class no.77 part2
21.00	Medical Matters Host: Dr. Mujeeb ul Haq Guest: Dr. Latif Qureshi sb.
21.40	Friday Sermon 01/05/98 (R)
22.55	Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec.27/04/98

Saturday 2nd May 1998 — 4 Muharrum

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.40	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor - Class 77, Part 2
01.05	Liqaa Ma'al Arab - Rec.28/04/98
02.20	Friday Sermon 30/04/98 (R)
03.15	Urdu Class Rec.29/04/98
04.25	Computers For Everyone -Part 57 (R)
04.55	Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec.27/04/98
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.40	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor, Class 77, Part 2
07.05	Saraiki Programme Friday Sermon of 19/09/97 by Huzoor Saraiky tanslation
08.05	Medical Matters
08.50	Liqaa Ma'al Arab Rec.28/04/98
09.55	Urdu Class Rec.29/04/98
11.00	Speech by Hafiz Abdul Hayee sb.
11.25	Documentary "Behra"
12.00	Tilawat, News
12.30	Learning Swedish - Lesson 14
12.55	Indonesian Hour: Tilawat, Dars Malfoozat, Quiz
13.50	Bengali Programme: Address by National Ameer sb., more.....
14.50	Children's Mulaqat with Imam sb. - Rec 02.05.98
15.55	Liqaa Ma'al Arab - Rec.29/04/98
17.00	Arabic programme
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.25	Urdu Class No.230
19.45	German Service: Sports, Der Diskussionskries, Nazam
20.45	Children's Corner: Let's learn Salat No.2
21.20	Question & Answer Session Rec.20/05/95
22.20	Children's Mulaqat with Imam sb. - New Rec.02/05/98 (R)
23.25	Learning Swedish - Lesson 14

Sunday 3rd May 1998 — 5 Muharrum

00.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.45	Children's Corner: Let's Learn salat No.2
01.15	Liqaa Ma'al Arab - 29.04.98(R)
02.20	Canadian Horizons - Q & A session with Huzoor in Canada part1
03.10	Urdu Class No.230
04.15	Learning Swedish - Lesson 14(R)
04.50	Children's Mulaqat with Imam sb. - Rec 02.05.98 (R)
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.40	Children's Corner: Let's learn salat No.2
07.10	Friday Sermon - 01.05.98 (R)
08.15	Question & Answer Session, Rec.20/05/95 final part
09.20	Liqaa Ma'al Arab - 29.04.98(R)
10.30	Urdu Class No.230
11.35	M.T.A Variety
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Chinese Lesson no.78
13.00	Indonesian Hour: Friday Sermon of 25/10/96 by Huzoor
14.05	Bengali Programme: Programme of Kushtia Jamat, Daria Bandha
15.05	Mulaqat with Huzoor with English speaking friends
16.10	Liqaa Ma'al Arab - Session no.230
17.25	African Programme: Documentary "Ahmadiyya Hospital in Uganda"
18.05	Tilawat ,Seerat un Nabi
18.20	Urdu Class No.231
19.40	German Service: Ihre Fragen, Buch Gottes
20.40	Children's Corner - Waqfeen-e-Naue programme
21.20	Dars-ul-Quran (No.14) 1997 By Huzoor- Rec.24/01/97 Fazl Mosque , London
22:45	Documentary "Holland"
23.20	Learning Chinese Lesson no.78

Monday 4th May 1998 — 6 Muharrum

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45	Children's Corner: Waqfeen-e-Naue programme
01.20	Liqaa Ma'al Arab Sesion no.223
02.25	M.T.A U.S.A production Zikr-e-Habib
03.05	Urdu Class No.231
04.20	Learning Chinese Lesson no.78
04.50	Mulaqat With Huzoor with English Speaking Friends
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45	Children's Corner - Waqfeen-e-Naue programme
07.20	Dars-ul-Quran (No. 14) 1997 By Huzoor Rec.24/01/97 Fazl Mosque, London
09.05	Liqaa Ma'al Arab - Session no.223
10.20	Urdu Class NO.231
11.30	Sports: P.T. show
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian - Lesson 54
13.00	Indonesian Hour: Philosophy of the teachings of Islam part5
14.00	Bengali Programme - Children's meeting, Nazm, Quiz programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 122
16.10	Liqaa Ma'al Arab - Session no.224
17.15	Turkish Programme
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class - Lesson 232
19.35	German Service: Nazam, Begegnung mit Huzoor, Mach mit
20.40	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 78, Part 1
21.15	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.05	Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 122 (R)
23.25	Learning Norwegian - Lesson 54

Tuesday 5th May 1998 — 7 Muharrum

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 78, Part 1(R)
01.15	Liqaa Ma'al Arab - Session no.224 Rec.13/11/96
02.20	Sports: Nusrat Jahan Rabwah
02.45	Urdu Class Lesson 232
03.55	Learning Norwegian - Lesson 54
04.25	M.T.A Variety
04.50	Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 122
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor Class 78, Part1
07.20	Pushto Programme - Friday Sermon of 27/09/96 by Huzoor
08.25	Islamic Teachings
09.15	Liqaa Ma'al Arab - Session 224
10.20	Urdu Class - Lesson 232
11.25	Medical Matters
12.05	Tilawat, News
12.30	French Programme Revue de press No.6
13.05	Indonesian Hour: Friday Sermon of 01/11/96 by Huzoor
14.10	Bengali Service: Lajna Quiz more.....
15.10	Tarjumatul Quran Class with Huzoor
16.15	Liqaa Ma'al Arab - Session no.225 Rec.14/11/96
17.20	Norwegian Programme
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
18.30	Urdu Class - Lesson 233,
19.35	German Service: Lies Mal !, IQ, Nazam
20.35	Children's Corner :Correct Pronunciation of the Holy Quran Lesson no.37
20.55	M.T.A Variety Seerat Sahaba Hadhrat Masih-e-Maud A.S
21.30	Around The Globe - Hamari Kaenat No.122
21.55	Tarjumatul Quran Class with Huzoor
23.00	Hikayat-e-Shereen (N)
23.15	French Programme Revue de Press no.6

Wednesday 6th May 1998 — 8 Muharum

00.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45	Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson no.37
01.00	Liqaa Ma'al Arab No.225
02.05	M.T.A Variety
02.25	Medical Matters
03.00	Urdu Class No.233
04.05	French programme Revue de Press no.6
04.40	Hikayat-e-Shereen
04.50	Tarjumatul Quran Class
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45	Children's Corner: Correct pronunciation of the Holy Quran
07.00	Swahili Programme
07.55	Around The Globe -Hamari Kaenat No.122 (R)
08.20	M.T.A Variety
08.55	Liqaa Ma'al Arab No.225
10.00	Urdu class no.233
11.05	Conversation
11.35	Documentary
12.05	Tilawat, News
12.30	Turkish programme
13.05	Indonesian Hour: Dars Hadith, Seerat Masih-e-Maud A.S., Ijtema Ansar ullah
14.05	Bengali Programme - Friday Sermon of 31/10/97 by Huzoor
15.20	Tarjumatul Quran class with Huzoor
16.25	Liqaa Ma'al Arab No.226 Rec.19/11/96
17.30	French programme
18.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30	Urdu Class No.234
19.35	German Service: Rush Rush, Das Nahprogramme
20.35	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.77 part1
21.05	Al-maidah
21.20	Perahan
22.00	Tarjumatul Quran class with Huzoor
23.05	Arabic programme Summary of Homoeopathy class no.1

Thursday 7th April 1998 — 9 Muharum

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.78 part2 (R)
01.15	Liqaa Ma'al Arab No.226
02.20	Canadian programme Meet our friends
03.00	Urdu Class No.2234
04.05	Turkish programme
04.50	Tarjumatul Quran Class with Huzoor
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.78 part2(R)
07.15	Sindhi Programme Friday Sermon of 09/02/96 by Huzoor
08.20	Al-Maidah
08.40	Liqaa Ma'al Arab No.226
09.45	Urdu Class No.234
11.00	Quiz - History of Ahmadiyyat No.38
11.30	Durr-i-Sameen - Correct Pronunciation of Nazms
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch Lesson no.13 part2
13.00	Indonesian Hour: Nazm, Pidato JS'97
14.05	Bengali Service: Introduction of Jamal pur Jamat more....
15.05	Homoeopathy Class No.123 With Huzoor
16.10	Liqaa Ma'al Arab No.227
17.15	Bosnian Programme: Bosnians meet Huzoor Rec.31/05/95 final part
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
18.30	Urdu Class No.235
19.40	German Service: Kinder lerner Namaz, MTA Variete, more......
20.40	Children's Corner: Yassarnal Quran no.1
21.00	Tabarrukaat
22.15	Homoeopathy Class No.123 with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.25	Learning Dutch Lesson no.13 part2

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, May 1 , 1998 No. 18

قابل توجہ

اخبارات ورسائل کے مفید اور دلچسپ اقتباسات

(عبدالسمیع خان)

ایمان کا تعلق دل سے ہے

پاکستان کے وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے ایک روزنامہ کے ایڈیٹر کو خط لکھا کہ میرے والد احمدی نہیں تھے۔ میں نے قاضی حسین احمد صاحب سے بھی اس موضوع پر بات کی ہے انہوں نے بھی تصدیق کی ہے کہ یہ خبر غلط ہے۔

اس خط پر تبصرہ کرتے ہوئے نوائے وقت کے کالم نگار اثر چوہان اپنے کالم سیاست نامہ میں لکھتے ہیں :

"اپنے ایمان کے بارہ میں تو کوئی شخص خود ہی تصدیق کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنے ایمان کے بارے میں اعلان کر دیتا ہے اور اس سے مکرتا نہیں تو اس کے بارے میں یقین کر لینا ہی مناسب ہے اس لئے کہ ایمان کا معاملہ تو دل سے ہے اور دلوں کے بھید تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی بڑا نیک اور پارسا کیوں نہ ہو، کتنا ہی بڑا عالم فاضل اور فقیر کیوں نہ ہو وہ کسی دوسرے کے بارے میں یہ فتویٰ کیسے دے سکتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان ہونے کے بارے میں جو دعویٰ کر رہا ہے وہ دل کی گہرائیوں سے نہیں کر رہا، جھوٹ بول رہا ہے۔

ہمارے یہاں ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کا رواج صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ ہر مسلک کے لوگ اپنے مسلک کے مخالفین کو کافر قرار دیتے چلے آرہے ہیں لیکن پارلیمنٹ نے صرف قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ ہر پاکستانی مسلمان کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بنواتے وقت درخواست کے ساتھ اپنا بیان حلفی بھی دینا ہوتا ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی سمجھتا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں سمجھتا۔ جو لوگ زبانی یا تحریری طور پر یہ حلف دے دیں ہمیں ان کے اس حلف پر یقین کر لینا چاہئے لیکن ہوتا یہ ہے کہ (خاص طور پر سیاست میں) لوگ اپنے مخالفین کو قادیانی قرار دے کر بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔

آخر پر کالم نگار نے اعزاز احمد آذر کا یہ شعر درج کیا ہے؎

"کیا خبر کون مجھے مار دے کافر کہہ کر
اب تو اس شہر کے ہر شخص سے ڈر لگتا ہے"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۷/جنوری ۱۹۹۸ء)

کالم نگار نے خود بھی اسی انصاف کو چاک کر دیا ہے جس کی توقع وہ دوسروں سے کر رہے ہیں۔ جب ایک شخص کہتا ہے کہ وہ احمدی نہیں تو اس کی بات پر یقین کر لینا ضروری ہے مگر جب احمدی کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور رسول اللہ کا کلمہ پڑھتا ہے تو اسے کافر قرار دینے کا حق دوسروں کو کس طرح مل گیا؎

تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

مُلّا کی بدعات

جناب سیف الرحمٰن الفلاح صاحب ملاؤں کی جاری کردہ بدعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"ہمارے ملک میں کچھ علماء سوء پیٹ پرستی اور مفاد عاجلہ کی خاطر بدعات کو فروغ دینے میں سب سے پیش پیش ہیں۔ چنانچہ کسی کی وفات کے موقع پر جو جو رسومات اور بدعات کی جاتی ہیں ان میں سے آنحضرت ﷺ سے کوئی ثابت نہیں۔ مثلاً وفات کے بعد مرنے والے کے گھر سے چالیس یوم تک مولوی صاحب کے گھر میں کھانا بھیجنا تاکہ میت کی مغفرت ہو اور عذاب قبر سے نجات ہو۔ مولوی صاحب کا اس کھانے پر ختم پڑھنا اور میت کو بخشنا۔ وفات کے دوسرے یا تیسرے دن قُل کرنا، ساتویں روز ساتے کی رسم ادا کرنا اور چالیسویں دن چہلم کرنا یہ تمام رسومات از قبیل بدعات ہیں۔ چہلم کے موقعہ پر تو شادی کا گمان ہوتا ہے تمام برادری اور احباب کو دعوتی کارڈ بھیجے جاتے ہیں۔ مکانوں کو سفیدی اور رنگ وروغن کیا جاتا ہے۔ شادی کی طرح نئے رنگارنگ کپڑے زیب تن کئے جاتے اور تمام برادری کی گوشت اور حلوہ وغیرہ سے خوب تواضع کی جاتی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث لاہور، ۲۸/فروری ۱۹۹۷ء)

محمد مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ

نصیب احمد فیصل آباد نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ دے کر حکومت پاکستان سے ایک اپیل کی ہے۔ ایڈیٹر نوائے وقت کو تحریر کرتے ہیں : "مکرمی لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے یہ مولوی فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں اور پھر ایسے ایسے گندے الفاظ بولتے ہیں جن کا باحیا انسان کا اپنے گھر میں بیٹھ کر سننا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا واسطہ دے کر حکومتی انتظامیہ سے گزارش کرتا ہوں کہ رمضان میں ان نام نہاد علماء پر تو ضرور پابندی لگائی جائے اور رمضان کے بعد بھی لاؤڈ سپیکر کے غلط استعمال پر ٹھوس بنیادوں پر قوانین پر پابندی کروائی جائے۔ اس سے فرقہ واریت میں کمی آجائے گی۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸/جنوری ۹۸ء)

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ: ابوالمسرور چوہدری)

حج کے موقعہ پر بھگدڑ
۱۵۰ حاجی جان بحق

(سعودی عرب): امسال دنیا بھر کے ۱۰۰ ممالک سے آئے ہوئے دو ملین سے زائد مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ دوران حج منیٰ کے مقام پر شیطان کو کنکریاں مارنے کی رسم کے دوران بھگدڑ مچ جانے سے ۱۵۰ کے لگ بھگ حاجی پیروں تلے کچلے گئے۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال ۳۴۳ حاجی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور ۱۵۰۰ سے زائد زخمی ہوئے تھے جب منیٰ کے مقام پر ہی نصب شدہ ستر ہزار خیموں میں آگ لگ گئی تھی۔

۱۹۹۴ء میں ۲۷۰ حاجی پاؤں تلے کچلے جانے کے باعث اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے مگر سب سے زیادہ تباہی ۱۹۹۰ء میں ہوئی تھی جبکہ ۱۴۲۶ حاجی اس وقت پاؤں تلے کچلے گئے جب سرنگ میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔

☆......☆......☆

عید الاضحیہ پر ۱۰۰ افراد کا قتل

(الجزائر): الجزائر میں عیدالاضحیہ کے موقع پر کم از کم ۱۰۰ شہری اور مسلم باغی مارے گئے۔ الجزائر کے اخبارات کے مطابق سیکورٹی فورسز نے قبل ازیں ۵۲ ہلاکتوں کی اطلاع دی تھی۔ اخبارات کے مطابق ایک واقعہ میں ۱۵ دہشت گردوں نے رات چار خاندانوں پر حملہ کیا اور ۲۸ افراد کو ذبح کر دیا جن میں ایک چار ماہ کی بچی بھی شامل ہے۔ چار عورتوں کی عصمت دری بھی کی گئی اور پھر ان کے گلے کاٹ دئے گئے۔

☆......☆......☆

گدھے کے مسجد میں داخل ہونے پر فساد۔۵۱ افراد ہلاک

(افغانستان): افغانستان میں ایک گدھے کے مسجد میں داخل ہونے پر خوفناک لڑائی چھڑ گئی جس میں ۵۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں شمالی افغانستان کے علاقہ پُل خمری میں ایک گدھا مسجد میں داخل ہو گیا جس پر نمازیوں اور گدھے کے مالک میں تکرار شروع ہو گئی۔ ایک نمازی نے اشتعال میں آکر گدھے کو کلاشنکوف کا برسٹ مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے جواب میں گدھے کے مالک نے مسجد میں موجود ۱۳ افراد کو اپنی کلاشنکوف سے بھون ڈالا۔ اس کے بعد گاؤں والوں نے گدھے کے مالک کے گاؤں پر ہلہ بول دیا اور راکٹ لانچر اور توپیں استعمال کی گئیں۔ اس لڑائی میں کل ۵۱ افراد ہلاک ہوئے۔

☆......☆......☆

پاکستان تعلیمی اعتبار سے دنیا بھر میں ۱۴۲ ویں نمبر پر ہے

(پاکستان): پاکستان میں تعلیمی پسماندگی کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے وفاقی سیکرٹری تعلیم ڈاکٹر صفدر محمود نے ایک ٹی وی پروگرام میں کہا ہے کہ یونیسکو کے ۱۶۰ ممالک میں تعلیمی اعتبار سے پاکستان کا نمبر ۱۴۲ واں ہے۔ اور سارک ممالک میں اس کا چھٹا نمبر ہے۔

☆......☆......☆

واقفین نو کے لئے ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا :

☆...... "اپنے (واقفینِ نو) کے گھر میں اچھے مزاج کو جاری کریں"۔

☆...... "برے مزاج کے خلاف (واقفین نو) بچوں کے دل میں بچپن سے نفرت اور کراہت پیدا کریں"۔

☆...... "واقفینِ (نو) بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں"۔

☆...... "کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں (یعنی واقفین نو کو) تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں"۔

(مرسلہ: وکیل وقف نو۔ ربوہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔